اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَ

قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے ف۱۱۴ اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا اور نہ کسی مادہ کو پیٹ

مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ؕ

رہے اور نہ جنے مگر اس کے علم سے ف۱۱۵ اور جس دن انہیں ندا فرمائے گا ف۱۱۶ کہاں ہیں میرے

قَالُوْۤا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۚ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ

شریک ف۱۱۷ کہیں گے ہم تجھ سے کہہ چکے کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں ف۱۱۸ اور گم گیا ان سے جسے پہلے پوجتے تھے

مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ

ف۱۱۹ اور سمجھ لیے کہ انھیں کہیں ف۱۲۰ بھاگنے کی جگہ نہیں آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اکتاتا

دُعَآءِ الْخَيْرِ ۫ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً

ف۱۲۱ اور کوئی برائی پہنچے ف۱۲۲ تو ناامید آس توڑتا ف۱۲۳ اور اگر ہم اسے کچھ اپنی رحمت

مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ

کا مزہ دیں ف۱۲۴ اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی تو کہے گا یہ تو میری ہے ف۱۲۵ اور میرے گمان میں

وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْۤ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ

قیامت قائم نہ ہوگی اور اگر ف۱۲۶ میں رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے لیے اس کے پاس بھی خوبی

كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾ وَاِذَاۤ اَنْعَمْنَا

ہی ہے ف۱۲۷ تو ضرور ہم بتادیں گے کافروں کو جو انھوں نے کیا ف۱۲۸ اور ضرور انھیں گاڑھا عذاب چکھائیں گے ف۱۲۹ اور جب

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ

ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے ف۱۳۰ اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے ف۱۳۱ اور جب اسے

عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ

تکلیف پہنچتی ہے ف۱۳۲ تو چوڑی دعا والا ہے ف۱۳۳ تم فرماؤ ف۱۳۴ بھلا بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہے ف۱۳۵ پھر تم

اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْۤ

اس کے منکر ہوئے تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو دور کی ضد میں ہے ف۱۳۶ ابھی ہم انھیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں ف۱۳۷

ف۱۱۴ تو جس سے وقت قیامت دریافت کیا جائے اس کو لازم ہے کہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے ف۱۱۵ یعنی اللہ تعالیٰ پھل کے غلاف سے برآمد ہونے کے قبل اس کے احوال کو جانتا ہے اور مادہ کے حمل کو اور اس کی ساعتوں کو اور وضع کے وقت کو اور اس کے ناقص وغیر ناقص اور اچھے اور برے اور نر و مادہ ہونے کو سب کو جانتا ہے اس کا علم بھی اسی کی طرف حوالہ کرنا چاہیئے اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اولیائے کرام و اصحاب کشف بسا اوقات ان امور کی خبریں دیتے ہیں وہ صحیح واقع ہوتی ہیں بلکہ کبھی منجم اور کاہن بھی خبریں دیتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نجومیوں اور کاہنوں کی خبریں تو محض اٹکل کی باتیں ہیں جو اکثر و بیشتر غلط ہو جایا کرتی ہیں وہ علم ہی نہیں بے حقیقت باتیں ہیں اور اولیاء کی خبریں بیشک صحیح ہوتی ہیں اور وہ علم سے فرماتے ہیں اور یہ علم ان کا ذاتی نہیں اللہ تعالیٰ کا عطا فرمایا ہوا ہے تو حقیقت میں یہ اسی کا علم ہوا غیر کا نہیں (خازن)

ف۱۱۶ یعنی اللہ تعالیٰ مشرکین سے فرمائے گا کہ

ف۱۱۷ جو تم نے دنیا میں گھڑ رکھے تھے جنہیں تم پوجا کرتے تھے اس کے جواب میں مشرکین۔

ف۱۱۸ جو آج یہ باطل گواہی دے کہ تیرا کوئی شریک ہے۔ یعنی ہم سب مؤمن موحد ہیں یہ مشرکین عذاب دیکھ کر کہیں گے اور اپنے بتوں سے بری ہونے کا اظہار کریں گے۔

ف۱۱۹ دنیا میں یعنی بت۔

ف۱۲۰ عذاب الٰہی سے بچنے اور۔

ف۱۲۱ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مال اور تونگری و تندرستی مانگتا رہتا ہے۔

ف۱۲۲ یعنی کوئی سختی و بلا و معاش کی تنگی۔

ف۱۲۳ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے یہ اور اس کے بعد جو ذکر فرمایا جاتا ہے وہ کافر کا حال ہے۔ اور مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ۔

ف۱۲۴ صحت و سلامت و مال و دولت عطا فرما کر۔

ف۱۲۵ خالص میرا حق ہے میں اپنے عمل سے اس کا مستحق ہوں۔

ف۱۲۶ بالفرض جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں۔

ف۱۲۷ یعنی وہاں بھی میرے لیے دنیا کی طرح عیش و راحت و عزت و کرامت ہے۔

ف۱۲۸ یعنی ان کے اعمال قبیحہ اور ان اعمال کے نتائج اور جس عذاب کے وہ مستحق ہیں اس سے انھیں آگاہ کر دیں گے

ف۱۲۹ یعنی نہایت سخت

ف۱۳۰ اور اس احسان کا شکر بجا نہیں لاتا اور اس نعمت پر اترا تا ہے اور نعمت دینے والے پروردگار کو بھول جاتا ہے

ف۱۳۱ یاد الٰہی سے تکبر کرتا ہے۔

ف۱۳۲ کسی قسم کی پریشانی بیماری یا ناداری وغیرہ کی پیش آتی ہے۔

ف۱۳۳ خوب دعائیں کرتا ہے روتا ہے گڑگڑاتا ہے اور لگاتار دعائیں مانگے جاتا ہے ف۱۳۴ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کفار سے ف۱۳۵ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور براہین قطعیہ ثابت کرتی ہیں ف۱۳۶ حق کی مخالفت کرتا ہے ف۱۳۷ آسمان و زمین کے اقطار میں سورج چاند ستارے نباتات حیوان یہ سب اس کی قدرت و حکمت پر دلالت کرنے والے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان آیات سے مراد گزری ہوئی امتوں کی اجڑی ہوئی بستیاں ہیں جن سے انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا حال معلوم ہوتا ہے، بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان نشانیوں سے مشرق و مغرب کی وہ فتوحات مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے نیازمندوں کو عنقریب عطا فرمانے والا ہے۔

اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ

اور خود اُن کے آپے میں ف۱۳۸ یہاں تک کہ ان پر کھُل جائے کہ بیشک وہ حق ہے ف۱۳۹ کیا تمہارے

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ

رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں سنو انھیں ضرور اپنے رب سے ملنے میں شک ہے ف۱۴۰

اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾ ع

سنو وہ ہر چیز کو محیط ہے ف۱۴۱

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ شوریٰ مکی ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْۤ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ

یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف ف۲ اور تم سے اگلوں کی طرف ف۳ اللہ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ الْعَلِيُّ

عزت وحکمت والا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی بلندی و

الْعَظِيْمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

عظمت والا ہے قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہو جائیں ف۴ اور فرشتے اپنے

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ

رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں ف۵ سُن لو بیشک

اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ

اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے اور جنھوں نے اللہ کے سوا اور والی بنا رکھے ہیں ف۶ وہ اللہ

حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۫ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ

کی نگاہ میں ہیں ف۷ اور تم اُن کے ذمہ دار نہیں ف۸ اور یونہی ہم نے تمہاری طرف عربی

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ

قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں ف۹ اور تم ڈراؤ اکٹھے ہونے کے دن سے

ف۱۳۸ اُن کی ہستیوں میں لاکھوں لطائف صنعت اور بیشمار عجائب حکمت ہیں یا یہ معنی ہیں کہ بدر میں کفار کو مغلوب و مقہور کر کے خود ان کے اپنے احوال میں اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کرادیا یہ معنی ہیں کہ مکہ مکرمہ فتح فرما کر ان میں اپنی نشانیاں ظاہر کر دیں گے۔

ف۱۳۹ یعنی اسلام و قرآن کی سچائی اور حقانیت ان پر ظاہر ہو جائے

ف۱۴۰ کیونکہ وہ بعث و قیامت کے قائل نہیں ہیں۔

ف۱۴۱ کوئی چیز اس کے احاطۂ علمی سے باہر نہیں اور اس کے معلومات غیر متناہی ہیں۔

ف۱ سورۂ شوریٰ جمہور کے نزدیک مکیہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایک قول میں اس کی چار آیتیں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں جن میں کی پہلی قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ہے اس سورت میں پانچ رکوع ترپن آیتیں آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار پانچ سو اٹھاسی حرف ہیں۔

ف۲ غیبی خبریں (خازن)

ف۳ انبیاء علیہم السلام سے وحی فرما چکا۔

ف۴ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے علوئے شان سے۔

ف۵ یعنی ایمان داروں کے لیے کیونکہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ ملائکہ ان کے لیے استغفار کریں یہ ہو سکتا ہے کہ کافروں کے لیے یہ دُعا کریں کہ انھیں ایمان دیکر ان کی مغفرت فرما۔

ف۶ یعنی بُت جن کو وہ پوجتے اور معبُود سمجھتے ہیں۔

ف۷ ان کے اعمال افعال اس کے سامنے ہیں وہ انھیں بدلہ دے گا۔

ف۸ تم سے اُن کے افعال کا مواخذہ نہ ہوگا۔

ف۹ یعنی تمام عالم کے لوگ ان سب کو۔

لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ﴿٧﴾ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

جس میں کچھ شک نہیں ف۱۰ ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں اور اللہ چاہتا تو ان

لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَ

سب کو ایک دین پر کر دیتا لیکن اللہ اپنی رحمت میں لیتا ہے جسے چاہے ف۱۱ اور

الظَّالِمُونَ مَا لَهُم مِّن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٨﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ

ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ مددگار ف۱۲ کیا اللہ کے سوا اور والی ٹھہرا لیے

فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٩﴾ ع

ہیں ف۱۳ تو اللہ ہی والی ہے اور وہ مُردے جلائے گا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۱۴

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ

تم جس بات میں ف۱۵ اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے ف۱۶ یہ ہے اللہ میرا رب میں نے

تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿١٠﴾ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُم مِّنْ

اس پر بھروسا کیا اور میں اس کی طرف رجوع لاتا ہوں ف۱۷ آسمانوں اور زمین کا بنانیوالا تمہارے لیے تمہیں میں سے

أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ

ف۱۸ جوڑے بنائے اور نر و مادہ چوپائے اس سے ف۱۹ تمہاری نسل پھیلاتا ہے اس جیسا کوئی نہیں

شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿١١﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

اور وہی سنتا دیکھتا ہے اسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٢﴾

ف۲۰ روزی وسیع کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگ فرماتا ہے ف۲۱ بیشک وہ سب کچھ جانتا ہے

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ

تمہارے لیے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا ف۲۲ اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی

وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا

ف۲۳ اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا ف۲۴ کہ دین ٹھیک رکھو ف۲۵ اور اس

لازم کرو کہ یہ امور تمام انبیاء کی اُمتوں کے لیے یکساں لازم ہیں۔

ف۱۰ یعنی روزِ قیامت سے ڈراؤ جس میں اللہ تعالیٰ اوّلین و آخرین اور اہلِ آسمان و زمین سب کو جمع فرمائے گا اور اس جمع کے بعد پھر سب متفرق ہوں گے۔

ف۱۱ اس کو اسلام کی توفیق دیتا ہے۔

ف۱۲ یعنی کافروں کو کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں۔

ف۱۳ یعنی کفار نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو اپنا والی بنا لیا ہے یہ باطل ہے۔

ف۱۴ تو اُسی کو والی بنانا سزاوار ہے۔

ف۱۵ دین کی باتوں میں سے کفار کے ساتھ۔

ف۱۶ روزِ قیامت تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ تم اُن سے کہو۔

ف۱۷ ہر امر میں۔

ف۱۸ یعنی تمہاری جنس میں سے۔

ف۱۹ یعنی اس تزویج سے (خازن)

ف۲۰ مراد یہ ہے کہ آسمان و زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں خواہ مینہ کے خزانے ہوں یا رزق کے۔

ف۲۱ جس کے لیے چاہے وہ مالک ہے رزق کی کنجیاں اس کے دستِ قدرت میں ہیں۔

ف۲۲ نوح علیہ السلام صاحب شرع انبیاء میں سب سے پہلے نبی ہیں۔

ف۲۳ اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ف۲۴ معنی یہ ہیں کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ تک اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنے انبیاء ہوئے سب کے لیے ہم نے دین کی ایک ہی راہ مقرر کی جس میں وہ سب متفق ہیں وہ راہ یہ ہے۔

ف۲۵ مراد دین سے اسلام ہے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی طاعت اور اُس پر اور اُس کے رسُولوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور روزِ جزا پر اور باقی تمام ضروریات دین پر ایمان لانا

تَتَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

میں پھوٹ نہ ڈالو ف۲۶ مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ ف۲۷ جس کی طرف تم انھیں بلاتے ہو اور اللہ اپنے قریب کے لیے چن لیتا ہے جسے چاہے ف۲۸ اور اپنی طرف راہ دیتا ہے اُسے جو رجوع لائے ف۲۹ اور انھوں نے پھوٹ نہ ڈالی مگر بعد اس کے کہ انھیں علم آچکا تھا ف۳۰ آپس کے حسد سے ف۳۱ اور اگر تمہارے رب کی ایک بات گزر نہ چکی

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ

ہوتی ف۳۲ ایک مقرر میعاد تک ف۳۳ تو کب کا ان میں فیصلہ کر دیا ہوتا ف۳۴ اور بیشک وہ جو ان کے بعد کتاب کے وارث

مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ

ہوئے ف۳۵ وہ اس سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ف۳۶ تو اسی لیے بلاؤ ف۳۷ اور ثابت قدم رہو ف۳۸

كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ

جیسا تمہیں حکم ہوا ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور کہو کہ میں ایمان لایا اس پر جو کوئی کتاب اللہ نے اُتاری ف۳۹

كِّتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں ف۴۰ اللہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے ف۴۱ ہمارے لیے ہمارا عمل اور

اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

تمہارے لیے تمہارا کیا ف۴۲ کوئی حجت نہیں ہم میں اور تم میں ف۴۳ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا ف۴۴ اور اسی کی طرف پھرنا ہے

وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ

اور وہ جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ مسلمان اس کی دعوت قبول کر چکے ف۴۵ اُن کی دلیل محض

دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾

بے ثبات ہے ان کے رب کے پاس اور ان پر غضب ہے ف۴۶ اور اُن کے لیے سخت عذاب ہے ف۴۷

اَللّٰهُ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ

اللہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اُتاری ف۴۸ اور انصاف کی ترازو ف۴۹ اور تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی

ف۲۶ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ جماعت رحمت اور فرقت عذاب ہے خلاصہ یہ ہے کہ اصول دین میں تمام مسلمان خواہ وہ کسی عہد یا کسی اُمّت کے ہوں یکساں ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں البتہ احکام میں اُمتیں باعتبار اپنے احوال و خصوصیات کے جداگانہ ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا۔

ف۲۷ یعنی بتوں کو چھوڑنا اور توحید اختیار کرنا۔

ف۲۸ اپنے بندوں میں سے اسی کو توفیق دیتا ہے۔

ف۲۹ اور اس کی طاعت قبول کرے۔

ف۳۰ یعنی اہل کتاب نے اپنے انبیا علیہم السلام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی کوئی کافر ہو گیا وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختیار کرنا اور فرقہ فرقہ ہو جانا گمراہی ہے لیکن باوجود اس کے انھوں نے یہ سب کچھ کیا۔

ف۳۱ اور ریاست و ناحق کی حکومت کے شوق میں۔

ف۳۲ عذاب کے مؤخر فرمانے کی۔

ف۳۳ یعنی روز قیامت تک۔

ف۳۴ کافروں پر دنیا میں عذاب نازل فرما کر۔

ف۳۵ یعنی یہود و نصاریٰ۔

ف۳۶ یعنی اپنی کتاب پر مضبوط ایمان نہیں رکھتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ قرآن کی طرف سے یا سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے شک میں پڑے ہیں۔

ف۳۷ یعنی ان کفار کے اس اختلاف و پراگندگی کی وجہ سے انھیں توحید اور ملت حنیفیہ پر متفق ہونے کی دعوت دو۔

ف۳۸ دین پر اور دین کی دعوت دینے پر۔

ف۳۹ یعنی اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر کیونکہ متفرقین بعض پر ایمان لاتے تھے اور بعض سے کفر کرتے تھے۔

ف۴۰ تمام چیزوں میں اور جمیع احوال میں اور ہر فیصلہ میں۔

ف۴۱ اور ہم سب اس کے بندے۔

ف۴۲ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔

ف۴۳ کیونکہ حق ظاہر ہو چکا (وہذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ القتال)

ف۴۴ روز قیامت۔

ف۴۵ مراد ان جھگڑنے والوں سے یہود ہیں وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کو پھر کفر کی طرف لوٹائیں اس لیے جھگڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا دین پرانا ہماری کتاب پرانی ہمارے نبی پہلے ہم تم سے بہتر ہیں ف۴۶ بسبب ان کے کفر کے ف۴۷ آخرت میں ف۴۸ یعنی قرآن پاک جو قسم قسم کے دلائل و احکام پر مشتمل ہے ف۴۹ یعنی اس نے اپنی کتب منزلہ میں عدل کا حکم دیا، بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد میزان سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔

قَرِیْبٌ ﴿۱۷﴾ یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
ہو ف۵۰ اس کی جلدی مچا رہے ہیں وہ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے ف۵۱ اور جنہیں اس پر
مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیْنَ یُمَارُوْنَ
ایمان ہے وہ اس سے ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ بیشک وہ حق ہے سنتے ہو بے شک جو قیامت
فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ
میں شک کرتے ہیں ضرور دور کی گمراہی میں ہیں اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے ف۵۲ جسے چاہے
یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ﴿۱۹﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ
روزی دیتا ہے ف۵۳ اور وہی قوت و عزت والا ہے جو آخرت کی کھیتی چاہے ف۵۴ ہم اس کے لیے اس کی کھیتی
لَهٗ فِیْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ
بڑھائیں ف۵۵ اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ف۵۶ ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے ف۵۷ اور
فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّیْنِ
آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ف۵۸ یا ان کے لیے کچھ شریک ہیں ف۵۹ جنہوں نے ان کے لیے ف۶۰
مَا لَمْ یَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ
وہ دین نکال دیا ہے ف۶۱ کہ اللہ نے اس کی اجازت نہ دی ف۶۲ اور اگر ایک فیصلہ کا وعدہ نہ ہوتا ف۶۳ تو یہیں
اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ
ان میں فیصلہ کر دیا جاتا ف۶۴ اور بیشک ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے ف۶۵ تم ظالموں کو دیکھو گے کہ اپنی کمائیوں
مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سے سہمے ہوئے ہوں گے ف۶۶ اور وہ ان پر پڑ کر رہیں گی ف۶۷ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے
فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ
وہ جنت کی پھلواریوں میں ہیں ان کے لیے اُن کے رب کے پاس ہے جو چاہیں یہی بڑا
الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ
فضل ہے یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور

ف۵۰ شانِ نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت کا ذکر فرمایا تو مشرکین نے بطریقِ تکذیب کہا کہ قیامت کب ہوگی اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ف۵۱ اور یہ گمان کرتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہی نہیں اسی لیے بطریقِ تمسخر جلدی مچاتے ہیں۔

ف۵۲ بے شمار احسان کرتا ہے نیکوں پر بھی اور بدوں پر بھی حتّٰی کہ بندے گناہوں میں مشغول رہتے ہیں اور وہ انھیں بھوک سے ہلاک نہیں کرتا۔

ف۵۳ اور فراخی عیش عطا فرماتا ہے۔ مومن کو بھی اور کافر کو بھی حسبِ اقتضاءِ حکمت حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بعضے مومن بندے ایسے ہیں کہ تونگری ان کے قوتِ ایمان کا باعث ہے اگر میں انھیں فقیر محتاج کر دوں تو ان کے عقیدے فاسد ہو جائیں اور بعضے بندے ایسے ہیں کہ تنگی و محتاجی ان کے قوتِ ایمان کا باعث ہے اگر میں انھیں غنی مالدار کر دوں تو اُن کے عقیدے خراب ہو جائیں۔

ف۵۴ یعنی جس کو اپنے اعمال سے نفعِ آخرت مقصود ہو۔

ف۵۵ اس کو نیکیوں کی توفیق دے کر اور اس کے لیے خیرات و طاعات کی راہیں سہل کر کے اور اس کی نیکیوں کا ثواب بڑھا کر۔

ف۵۶ یعنی جس کا عمل محض دُنیا حاصل کرنے کے لیے ہو اور وہ آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو (مدارک)

ف۵۷ یعنی دنیا میں جتنا اس کے لیے مقدر کیا ہے۔

ف۵۸ کیونکہ اس نے آخرت کے لیے عمل کیا ہی نہیں۔

ف۵۹ معنی یہ ہیں کہ کیا کفارِ مکّہ اس دین کو قبول کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقرر فرمایا یا اُنکے کچھ ایسے شرکا ہیں شیاطین وغیرہ۔

ف۶۰ کفری دینوں میں سے۔

ف۶۱ جو شرک و انکارِ بعث پر مشتمل ہے۔

ف۶۲ یعنی وہ دین الٰہی کے خلاف ہے۔

ف۶۳ اور جزاء کے لیے روزِ قیامت معیّن نہ فرما دیا گیا ہوتا۔

ف۶۴ اور دُنیا ہی میں تکذیب کرنے والوں کو گرفتارِ عذاب کر دیا جاتا۔

ف۶۵ آخرت میں اور ظالموں سے مراد یہاں کافر ہیں۔

ف۶۶ یعنی کفر و اعمالِ خبیثہ سے جو انھوں نے دنیا میں کمائے تھے۔ اس اندیشہ سے کہ اب اُن کی سزا ملنے والی ہے۔

ف۶۷ ضرور اُن سے کسی طرح بچ نہیں سکتے ڈریں یا نہ ڈریں۔

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ

اچھے کام کیے تم فرماؤ میں اس ف۶۸ پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا ف۶۹ مگر قرابت کی

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾

محبت ف۷۰ اور جو نیک کام کرے ف۷۱ ہم اس کے لیے اس میں اور خوبی بڑھائیں بیشک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى

والا ہے یا ف۷۲ یہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ف۷۳ اور اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی

قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

رحمت و حفاظت کی مہر فرما دے ف۷۴ اور مٹاتا ہے باطل کو ف۷۵ اور حق کو ثابت فرماتا ہے اپنی باتوں سے ف۷۶ بیشک

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ

وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا

يَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ

ہے ف۷۷ اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور دُعا قبول فرماتا ہے ان کی

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور انہیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے ف۷۸ اور کافروں کے لیے

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا

سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین

فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ

میں فساد پھیلاتے ف۷۹ لیکن وہ اندازہ سے اُتارتا ہے جتنا چاہے بیشک وہ اپنے بندوں سے خبردار

بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ

ہے ف۸۰ انہیں دیکھتا ہے اور وہی ہے کہ مینہ اُتارتا ہے ان کے ناامید ہونے پر اور اپنی رحمت

رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ

پھیلاتا ہے ف۸۱ اور وہی کام بنانے والا ہے سب خوبیوں سراہا اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور

ف۶۸ تبلیغ رسالت اور ارشاد و ہدایت ف۶۹ اور تمام انبیاء کا یہی طریقہ ہے شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انھوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور کے حقوق و احسانات یاد کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی ہم نے گمراہی سے نجات پائی ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے مصارف بہت زیادہ ہیں اس لیے ہم یہ مال خدام آستانہ کی خدمت میں نذر کے لیے لائے ہیں قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کی جائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور نے وہ اموال واپس فرما دیئے۔

ف۷۰ تم پر لازم ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان مودت و محبت واجب ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اور حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان مثل ایک عمارت کے ہیں جس کا ہر ایک حصّہ دوسرے حصّہ کو قوت اور مدد پہنچاتا ہے جب مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت واجب ہوئی تو سیّد عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت فرض ہوگی معنی اس میں یہ ہیں کہ میں ہدایت و ارشاد پر کچھ اُجرت نہیں چاہتا لیکن قرابت کے حقوق تو تم پر واجب ہیں ان کا لحاظ کرو اور میرے قرابت والے تمہارے بھی قرابتی ہیں انھیں ایذا نہ دو حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پاک ہے۔ (بخاری) مسئلہ اہل قرابت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ مراد اس سے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حسنین کریمین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک قول یہ ہے کہ آلِ علی و آلِ عقیل و آلِ جعفر و آلِ عباس مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ مخلصین بنی ہاشم و بنی مطلب ہیں حضور کی ازواج مطہرات حضور کے اہل بیت میں داخل ہیں مسئلہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے ہے (جمل و خازن وغیرہ)۔

ف۷۱ یہاں نیک کام سے مراد یا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آل پاک کی محبت ہے یا تمام امورِ خیر۔

ف۷۲ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کفار مکہ۔

ف۷۳ نبوّت کا دعویٰ کر کے یا قرآن کریم کو کتاب الٰہی بتا کر۔

ف۷۴ کہ آپ کو ان کی بدگوئیوں سے ایذا نہ ہو۔

ف۷۵ جو کفار کہتے ہیں ف۷۶ جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمائیں چنانچہ ایسا ہی کیا کہ ان کے باطل کو مٹایا اور کلمۂ اسلام کو غالب کیا ف۷۷ مسئلہ توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی بدی و معصیّت سے باز آئے اور جو گناہ اس سے صادر ہوا اس پر نادم اور ہمیشہ گناہ سے مجتنب رہنے کا پختہ ارادہ کرے اور اگر گناہ میں کسی بندے کی حق تلفی بھی تھی تو اس حق سے بطریق شرعی عہدہ برآ ہو ف۷۸ یعنی جتنا دُعا مانگنے والے نے طلب کیا تھا اس سے زیادہ عطا فرماتا ہے ف۷۹ تکبر و غرور میں مبتلا ہو کر ف۸۰ جس کے لیے جتنا مقتضائے حکمت ہے اس کو اتنا عطا فرماتا ہے ف۸۱ اور مینہ سے نفع دیتا ہے اور قحط کو دفع فرماتا ہے۔

وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا

زمین کی پیدائش اور جو چلنے والے ان میں پھیلائے اور وہ ان کو اکٹھا کرنے پر ف۸۲

يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ

جب چاہے قادر ہے اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۖ وَمَا

نے کمایا ف۸۳ اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے اور تم زمین میں قابو سے نہیں نکل سکتے ف۸۴ اور نہ

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ

اللہ کے مقابل تمہارا کوئی دوست نہ مددگار ف۸۵ اور اس کی نشانیوں سے ہیں

فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ

ف۸۶ دریا میں چلنے والیاں جیسے پہاڑیاں۔ وہ چاہے تو ہوا تھما دے ف۸۷ کہ اس کی پیٹھ پر ف۸۸

عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اَوْ

ٹھہری رہ جائیں ف۸۹ بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صابر شاکر کو ف۹۰ یا

يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ

انھیں تباہ کر دے ف۹۱ لوگوں کے گناہوں کے سبب ف۹۲ اور بہت کچھ معاف فرما دے ف۹۳ اور جان جائیں

يُجَادِلُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ

وہ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں کہ انھیں ف۹۴ کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں تمہیں جو کچھ ملا ہے ف۹۵

شَىْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ

وہ جینتی دنیا میں برتنے کا ہے ف۹۶ اور وہ جو اللہ کے پاس ہے ف۹۷ بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے

اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ

والا ان کے لیے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں ف۹۸ اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور

وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا

بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے معاف کر دیتے ہیں اور وہ جنہوں نے اپنے رب کا حکم

ف۸۲ حشر کے لیے۔

ف۸۳ یہ خطاب مومنین مکلفین سے ہے جن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر اُن کا سبب اُن کے گناہ ہوتے ہیں اُن تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ اُن کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف اس کے رفع درجات کے لیے ہوتی ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں وارد ہے انبیاء علیہم السلام جو گناہوں سے پاک ہیں اور چھوٹے بچے جو مکلف نہیں ہیں اس آیت کے مخاطب نہیں فائدہ بعضے گمراہ فرقے جو تناسخ کے قائل ہیں اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ چھوٹے بچوں کو جو تکلیف پہنچتی ہے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان کے گناہوں کا نتیجہ ہو اور ابھی تک اُن سے کوئی گناہ ہوا نہیں تو لازم آیا کہ اس زندگی سے پہلے کوئی اور زندگی ہو جس میں گناہ ہوتے ہوں یہ بات باطل ہے کیونکہ بچے اس کلام کے مخاطب ہی نہیں جیسا کہ بالعموم تمام خطاب عاقلین بالغین کو ہوتے ہیں پس تناسخ والوں کا استدلال باطل ہوا۔

ف۸۴ جو مصیبتیں تمہارے لیے مقدر ہو چکی ہیں اُن سے کہیں بھاگ نہیں سکتے بچ نہیں سکتے۔

ف۸۵ کہ اس کی مرضی کے خلاف تمہیں مصیبت و تکلیف سے بچا سکے۔

ف۸۶ بڑی بڑی کشتیاں۔

ف۸۷ جو کشتیوں کو چلاتی ہے۔

ف۸۸ یعنی دریا کے اُوپر۔

ف۸۹ چلنے نہ پائیں۔

ف۹۰ صابر شاکر سے مومن مخلص مراد ہے جو سختی و تکلیف میں صبر کرتا ہے اور راحت و عیش میں شکر۔

ف۹۱ یعنی کشتیوں کو غرق کر دے۔

ف۹۲ جو اس میں سوار ہیں۔

ف۹۳ گناہوں میں سے کہ ان پر عذاب نہ کرے۔

ف۹۴ ہمارے عذاب سے۔

ف۹۵ دنیوی مال و اسباب ف۹۶ صرف چند روز اس کو بقا نہیں ف۹۷ یعنی ثواب ف۹۸ شانِ نزول یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب آپ نے اپنا کل مال صدقہ کر دیا اور اس پر عرب کے لوگوں نے آپ کو ملامت کی۔

لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا

مانا ف۹۹ اور نماز قائم رکھی ف۱۰۰ اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے ف۱۰۱ اور ہمارے

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ

دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور وہ کہ جب انھیں بغاوت پہنچے بدلہ لیتے ہیں

يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ

ف۱۰۲ اور برائی کا بدلہ اُسی کی برابر برائی ہے ف۱۰۳ تو جس نے معاف کیا اور کام

فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ

سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بیشک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو ف۱۰۴ اور بیشک جس نے اپنی مظلومی

ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ؕ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى

پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں مواخذہ تو انھیں پر ہے جو ف۱۰۵

الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ

لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ف۱۰۶

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ

اُن کے لیے دردناک عذاب ہے اور بے شک جس نے صبر کیا ف۱۰۷ اور بخشدیا تو یہ

لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ

ضرور ہمت کے کام ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی رفیق نہیں اللہ کے

بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى

مقابل ف۱۰۸ اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب دیکھیں گے ف۱۰۹ کہیں گے کیا واپس

مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ ۚ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ

جانے کا کوئی راستہ ہے ف۱۱۰ اور تم انھیں دیکھو گے کہ آگ پر پیش کیے جاتے ہیں ذلت

الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِىٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ

سے دبے بچھے چھپی نگاہوں دیکھتے ہیں ف۱۱۱ اور ایمان والے کہیں گے بیشک

ف۹۹ شانِ نزول یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنے رب کی دعوت کو قبول کرکے ایمان وطاعت کو اختیار کیا۔

ف۱۰۰ اس پر مداومت کی۔

ف۱۰۱ وہ جلدی اور خودرائی نہیں کرتے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قوم مشورہ کرتی ہے وہ صحیح راہ پر پہنچتی ہے

ف۱۰۲ یعنی جب ان پر کوئی ظلم کرے تو انصاف سے بدلہ لیتے ہیں اور بدلے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے ابن زید کا قول ہے کہ مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو ظلم کو معاف کرتے ہیں پہلی آیت میں ان کا ذکر فرمایا گیا دوسرے وہ جو ظالم بدلہ لیتے ہیں ان کا اس آیت میں ذکر ہے عطار نے کہا کہ یہ وہ مومنین ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ سے نکالا اور ان پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں اس سرزمین میں تسلط دیا اور انھوں نے ظالموں سے بدلہ لیا۔

ف۱۰۳ معنی یہ ہیں کہ بدلہ قدرے جنایت ہونا چاہیے اس میں زیادتی نہ ہو اور بدلے کو برائی کہنا مجاز ہے کہ صورۃً مشابہ ہونے کے سبب سے کہا جاتا ہے اور جس کو وہ بدلہ دیا جائے اُسے بُرا معلوم ہوتا ہے اور برائی کے ساتھ تعبیر کرنے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگرچہ بدلہ لینا جائز ہے لیکن عفو اس سے بہتر ہے۔ ع ۴ ۵

ف۱۰۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ظالموں سے وہ مراد ہیں جو ظلم کی ابتدا کریں۔

ف۱۰۵ ابتداءً

ف۱۰۶ تکبر اور معاصی کا ارتکاب کرکے۔

ف۱۰۷ ظلم وایذا پر اور بدلہ نہ لیا۔

ف۱۰۸ کہ اُسے عذاب سے بچا سکے۔

ف۱۰۹ روزِ قیامت۔

ف۱۱۰ یعنی دنیا میں تاکہ وہاں جاکر ایمان لے آئیں۔

ف۱۱۱ یعنی ذلت وخوف کے باعث آگ کو دزدیدہ نگاہوں سے دیکھیں گے جیسے کوئی گردن زدنی اپنے قتل کے وقت تیغ زن کی تلوار کو دزدیدہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔

الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
ہار میں وہ ہیں جو اپنی جانیں اور اپنے گھر والے ہار بیٹھے قیامت کے دن ف۱۱۲ سنتے
اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ
ہو بیشک ظالم ف۱۱۳ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں اور اُن کے کوئی دوست نہ ہوئے
يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾
کہ اللہ کے مقابل ان کی مدد کرتے ف۱۱۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کے لیے کہیں راستہ نہیں
اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا
ف۱۱۵ اپنے رب کا حکم مانو ف۱۱۶ اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ف۱۱۷
لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ
اس دن تمھیں کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمھیں انکار کرتے بنے ف۱۱۸ تو اگر وہ منہ پھیریں ف۱۱۹ تو
اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ
ہم نے تمھیں ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ف۱۲۰ تم پر تو نہیں مگر پہنچا دینا ف۱۲۱ اور جب ہم آدمی
اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا
کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں ف۱۲۲ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر انھیں کوئی
قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
بُرائی پہنچے ف۱۲۳ بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۲۴ تو انسان بڑا ناشکرا ہے ف۱۲۵ اللہ ہی کیلیے
وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ
ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ف۱۲۶ پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے ف۱۲۷ اور
يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ
جسے چاہے بیٹے دے ف۱۲۸ یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے
عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا
ف۱۲۹ بیشک وہ علم و قدرت والا ہے اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر

ف۱۱۲ جانوں کا ہارنا تو یہ ہے کہ وہ کُفر اختیار کر کے جہنم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہُوئے اور گھر والوں کا ہارنا یہ ہے کہ ایمان لانے کی صورت میں جنت کی جو حوریں اُن کے لیے نامزد تھیں اُن سے محروم ہو گئے۔

ف۱۱۳ یعنی کافر۔

ف۱۱۴ اور اس کے عذاب سے بچا سکتے۔

ف۱۱۵ خیر کا نہ وہ دُنیا میں حق تک پہنچ سکے نہ آخرت میں جنت تک۔

ف۱۱۶ اور سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرماں برداری کر کے توحید و عبادت الٰہی اختیار کرو۔

ف۱۱۷ اس سے مراد یا موت کا دن ہے یا قیامت کا۔

ف۱۱۸ اپنے گناہوں کا یعنی اس دن کوئی رہائی کی صورت نہیں نہ عذاب سے بچ سکتے ہو نہ اپنے اعمال قبیحہ کا انکار کر سکتے ہو جو تمہارے اعمال ناموں میں درج ہیں۔

ف۱۱۹ ایمان لانے اور طاعت کرنے سے۔

ف۱۲۰ کہ تم پر اُن کے اعمال کی حفاظت لازم ہو۔

ف۱۲۱ اور وہ تم نے ادا کر دیا (وکان ہذا قبل الامر بالجہاد)

ف۱۲۲ خواہ وہ دولت و ثروت ہو یا صحت و عافیت یا امن و سلامت یا جاہ و مرتبت یا اور کوئی۔

ف۱۲۳ اور کوئی مصیبت و بلا مثل قحط و بیماری و تنگدستی وغیرہ کے رونما ہو۔

ف۱۲۴ یعنی ان کی نافرمانیوں اور معصیتوں کے سبب سے۔

ف۱۲۵ نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔

ف۱۲۶ جیسا چاہتا ہے تصرف فرماتا ہے کوئی دخل دینے اور اعتراض کرنے کی مجال نہیں رکھتا۔

ف۱۲۷ بیٹا نہ دے۔

ف۱۲۸ دُختر نہ دے۔

ف۱۲۹ کہ اس کے اولاد ہی نہ ہو وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے۔ انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں حضرت لوط و حضرت شعیب علیہما السلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دُختر ہوئی ہی نہیں اور سید انبیاء حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے کوئی اولاد ہی نہیں ہوئی۔

وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا

وحی کے طور پر ف۱۳۰ یا یوں کہ وہ بشر پردہ عظمت کے ادھر ہو ف۱۳۱ یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے

يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ

وحی کرے جو وہ چاہے ف۱۳۲ بیشک وہ بلندی وحکمت والا ہے اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی ف۱۳۳ ایک جانفزا

اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ

چیز ف۱۳۴ اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل ہاں ہم نے

نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى

اُسے ف۱۳۵ نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بیشک تم ضرور سیدھی راہ

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

بتاتے ہو ف۱۳۶ اللہ کی راہ ف۱۳۷ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع

زمین میں سنتے ہو سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ زخرف مکی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

روشن کتاب کی قسم ف۲ ہم نے اُسے عربی قرآن اُتارا کہ تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ

سمجھو ف۳ اور بے شک وہ اصل کتاب میں ف۴ ہمارے پاس ضرور بلندی وحکمت والا ہے تو کیا

عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا

ہم تم سے ذکر کا پہلو پھیر دیں اس پر کہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ف۵ اور ہم نے کتنے ہی غیب

مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

بتانے والے (نبی) اگلوں میں بھیجے اور اُن کے پاس جو غیب بتانے والا (نبی) آیا اس کی ہنسی ہی

ف۱۳۰ یعنی بے واسطہ اس کے دل میں القا فرما کر اور الہام کر کے بیداری میں یا خواب میں اس میں وحی کا وصول بے واسطہ سمع کے ہے اور آیت میں اِلّا وحیًا سے یہی مراد ہے اس میں یہ قید نہیں کہ اس حال میں سامع متکلم کو دیکھتا ہو یا نہ دیکھتا ہو مجاہد سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے سینۂ مبارک میں زبور کی وحی فرمائی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذبح فرزند کی خواب میں وحی فرمائی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معراج میں اسی طرح کی وحی فرمائی جس کا فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی میں بیان ہے یہ سب اسی قسم میں داخل ہیں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب حق ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہیں (تفسیر ابی السعود و کبیر و مدارک و زرقانی علی المواہب وغیرہ)۔

ف۱۳۱ یعنی رسول پس پردہ اس کا کلام سنے اس طریق وحی میں بھی کوئی واسطہ نہیں مگر سامع کو اس حال میں متکلم کا دیدار نہیں ہوتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی طرح کے کلام سے مشرف فرمائے گئے شانِ نزول یہود نے حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے وقت اس کو کیوں نہیں دیکھتے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام دیکھتے تھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں دیکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی مسئلہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے نہ اس کے لیے کوئی ایسا پردہ ہو جیسا جسمانیت کے لیے ہوتا ہے اس پردہ سے مراد سامع کا دنیا میں دیدار سے محجوب ہونا ہے۔

ف۱۳۲ اس طریق وحی میں رسول کی طرف فرشتہ کی وساطت ہے۔ ع۱۶ ۵

ف۱۳۳ اے سید عالم خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۱۳۴ یعنی قرآن پاک جو دلوں میں زندگی پیدا کرتا ہے۔

ف۱۳۵ یعنی قرآن شریف کو۔

ف۱۳۶ یعنی دین اسلام۔

ف۱۳۷ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر فرمائی۔ ع۱۶

ف۱ سورۂ زخرف مکیہ ہے اس سورت میں سات رکوع نواسی آیتیں اور تین ہزار چار سو حرف ہیں۔

ف۲ یعنی قرآن پاک کی جس میں ہدایت وضلالت کی راہیں جدا جدا اور واضح کر دیں اور اُمّت کے تمام شرعی ضروریات کو بیان فرما دیا۔

ف۳ اس کے معانی واحکام کو۔

ف۴ اصل کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے قرآن کریم اس میں ثبت ہے۔

ف۵ یعنی تمہارے کفر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے کیا ہم تمہیں مہمل چھوڑ دیں اور تمہاری طرف سے وحی قرآن کا رُخ پھیر دیں اور تمہیں امر و نہی کچھ نہ کریں معنی یہ ہیں کہ ہم ایسا نہ کریں گے حضرت قتادہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر یہ قرآن پاک اُٹھا لیا جاتا اس وقت جبکہ اس اُمّت کے پہلے لوگوں نے اس سے اعراض کیا تھا تو وہ سب ہلاک ہو جاتے لیکن اُس نے اپنی رحمت و کرم سے اس قرآن کا نزول جاری رکھا۔

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾

بنایا کیے ف۶ تو ہم نے وہ ہلاک کر دیے جو ان سے بھی پکڑ میں سخت تھے ف۷ اور اگلوں کا حال

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ

گزر چکا ہے اور اگر تم ان سے پوچھو ف۸ کہ آسمان و زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے انھیں بنایا اس

الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ

عزت والے علم والے نے ف۹ وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں راستے کیے

فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ

کہ تم راہ پاؤ ف۱۰ اور وہ جس نے آسمان سے پانی اتارا ایک اندازے

بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَالَّذِيْ

سے ف۱۱ تو ہم نے اس سے ایک مُردہ شہر زندہ فرما دیا یونہی تم نکالے جاؤ گے ف۱۲ اور جس نے

خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا

سب جوڑے بنائے ف۱۳ اور تمہارے لیے کشتیوں اور چوپایوں سے سواریاں بنائیں

تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا

کہ تم اُن کی پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھو ف۱۴ پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو جب

اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا

اس پر ٹھیک بیٹھ لو اور یوں کہو پاکی ہے اُسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا

لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ

اور یہ ہمارے بوتہ کی نہ تھی اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے ف۱۵ اور اس کے لیے اس کے بندوں

جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ

میں سے ٹکڑا ٹھہرایا ف۱۶ بے شک آدمی ف۱۷ کھلا ناشکرا ہے ف۱۸ کیا اس نے اپنے لیے اپنی مخلوق میں سے

وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ

بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا ف۱۹ اور جب اُن میں کسی کو خوشخبری دی جائے اُس چیز کی ف۲۰ جس کا

ف۶ جیسا آپ کی قوم کے لوگ کرتے ہیں کفار کا قدیم سے یہ معمول چلا آیا ہے ف۷ اور ہر طرح کا زور قوت رکھتے تھے آپ کی امت کے لوگ جو پہلے کفار کی چال چلتے ہیں انھیں ڈرنا چاہیئے کہ کہیں اُن کا بھی وہی انجام نہ ہو جو اُن کا ہوا کہ ذلت و رسوائی کی عقوبتوں سے ہلاک کیے گئے۔

ف۸ یعنی مشرکین سے۔

ف۹ یعنی اقرار کریں گے کہ آسمان و زمین کو اللہ تعالیٰ نے بنایا اور یہ بھی اقرار کریں گے کہ وہ عزت و علم والا ہے باوجود اس اقرار کے بعث کا انکار کیسی انتہا درجہ کی جہالت ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے اظہار قدرت کے لیے اپنے مصنوعات کا ذکر فرماتا ہے اور اپنے اوصاف و شان کا اظہار کرتا ہے۔

ف۱۰ سفروں میں اپنے منازل و مقاصد کی طرف۔

ف۱۱ تمہاری حاجتوں کی قدر نہ اتنا کم کہ اس سے تمہاری حاجتیں پوری نہ ہوں نہ اتنا زیادہ کہ قوم نوح کی طرح تمہیں ہلاک کر دے۔

ف۱۲ اپنی قبروں سے زندہ کر کے۔

ف۱۳ یعنی تمام اصناف و انواع کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرد ہے ضد اور ند اور زوجیت سے منزہ پاک ہے اس کے سوا خلق میں جو ہے زوج ہے۔

ف۱۴ خشکی اور تری کے سفر میں۔

ف۱۵ آخر کار مسلم شریف کی حدیث میں ہے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنے ناقہ پر سوار ہوتے وقت پہلے الحمد للہ پڑھتے پھر سبحان اللہ اور اللہ اکبر یہ سب تین تین بار پھر یہ آیت پڑھتے سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اور اس کے بعد اور دعائیں پڑھتے اور جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کشتی میں سوار ہوتے تو فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ف۱۶ یعنی کفار نے اس اقرار کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کا خالق ہے یہ ستم کیا کہ ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتایا اور اولاد صاحب اولاد کا جزء ہوتی ہے ظالموں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے جزء قرار دیا کیسا عظیم جرم ہے۔

ف۱۷ جو ایسی باتوں کا قائل ہے ف۱۸ اس کا کفر ظاہر ہے ف۱۹ ادنیٰ اپنے لیے اور اعلیٰ تمہارے لیے کیسے جاہل ہو کیا بکتے ہو ف۲۰ یعنی بیٹی کی کہ تیرے گھر میں بیٹی پیدا ہوئی ہے۔

مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ

وصف رحمٰن کے لیے بتا چکا ہے ف۲۱ تو دن بھر اس کا منہ کالا ہے اور غم کھایا کرے ف۲۲ اور کیا ف۲۳ وہ جو گہنے میں پروان چڑھے

وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ

ف۲۴ اور بحث میں صاف بات نہ کرے ف۲۵ اور انھوں نے فرشتوں کو کہ رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں

عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ

ٹھہرایا ف۲۶ کیا اُن کے بناتے وقت یہ حاضر تھے ف۲۷ اب لکھ لی جائے گی اُن کی

وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ

گواہی ف۲۸ اور اُن سے جواب طلب ہوگا ف۲۹ اور بولے اگر رحمٰن چاہتا ہم انھیں نہ پوجتے

بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ

ف۳۰ انھیں اس کی حقیقت کچھ معلوم نہیں ف۳۱ یونہی اٹکلیں دوڑاتے ہیں ف۳۲ یا اس سے قبل ہم نے انھیں کوئی کتاب

قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى

دی ہے جسے وہ تھامے ہوئے ہیں ف۳۳ بلکہ بولے ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا

اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

اور ہم ان کی لکیر پر چل رہے ہیں ف۳۴ اور ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے جب کسی

قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک

عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ

دین پر پایا اور ہم ان کی لکیر کے پیچھے ہیں ف۳۵ نبی نے فرمایا اور کیا جب بھی کہ

بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

میں تمہارے پاس وہ ف۳۶ لاؤں جو سیدھی راہ ہو اس سے ف۳۷ جس پر تمہارے باپ دادا تھے بولے جو کچھ

كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾

تم لے کر بھیجے گئے ہم اُسے نہیں مانتے ف۳۸ تو ہم نے اُن سے بدلہ لیا ف۳۹ تو دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا

ف۲۱ کہ معاذ اللہ وہ بیٹی والا ہے ف۲۲ اور بیٹی کا ہونا اس قدر ناگوار سمجھے باوجود اس کے خدائے پاک کے لیے بیٹیاں بتائے (تعالیٰ اللہ عن ذٰلک) ف۲۳ کافر حضرات رحمٰن کے لیے اولاد کی قسموں میں سے تجویز کرتے ہیں ف۲۴ یعنی زیوروں کی زیب وزینت میں ناز ونزاکت کے ساتھ پرورش پائے فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ زیور سے تزین دلیل نقصان ہے تو مرد دل کو اس سے اجتناب چاہیئے پرہیزگاری سے اپنی زینت کریں اب آگے آیت میں لڑکی کی ایک اور کمزوری کا اظہار فرمایا جاتا ہے ف۲۵ یعنی اپنے ضعف حال اور قلت عقل کی وجہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عورت جب گفتگو کرتی ہے اور اپنی تائید میں کوئی دلیل پیش کرنا چاہتی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے خلاف دلیل پیش کر دیتی ہے

ف۲۶ حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتانے میں بے دینوں نے تین کفر کیے ایک تو اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت دوسرے اس ذلیل چیز کا اس کی طرف منسوب کرنا جس کو وہ خود بہت ہی حقیر سمجھتے ہیں اور اپنے لیے گوارا نہیں کرتے تیسرے ملائکہ کی توہین انھیں بیٹیاں بتانا (مدارک) اب اس کا رد فرمایا جاتا ہے

ف۲۷ فرشتوں کا مذکر یا مؤنث ہونا ایسی چیز تو ہے نہیں جس پر کوئی عقلی دلیل قائم ہو سکے اور ان کے پاس خبر کوئی آئی نہیں تو جو کفار ان کو مؤنث قرار دیتے ہیں ان کا ذریعہ علم کیا ہے کیا ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اور انھوں نے مشاہدہ کر لیا ہے جب یہ بھی نہیں تو محض جاہلانہ گمراہی کی بات ہے۔

ف۲۸ یعنی کفار کا فرشتوں کے مؤنث ہونے پر گواہی دینا لکھ لیا جائے گا۔

ف۲۹ آخرت میں اور اس پر سزا دی جائے گی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار سے دریافت فرمایا کہ تم فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کس طرح کہتے ہو، تمہارا ذریعہ علم کیا ہے انھوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں وہ سچے تھے اس گواہی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لکھی جائے گی اور اس پر جواب طلب ہوگا۔

ف۳۰ یعنی ملائکہ کو مطلب یہ تھا کہ اگر ملائکہ کی پرستش کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی نہ ہوتا تو ہم پر عذاب نازل کرتا اور جب عذاب نہ آیا تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ یہی چاہتا ہے یہ انھوں نے ایسی باطل بات کہی جس سے لازم آئے کہ تمام جرم جو دنیا میں ہوتے ہیں ان سے خدا راضی ہے اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے۔

ف۳۱ وہ رضائے الٰہی کے جاننے والے ہی نہیں۔

ف۳۲ جھوٹ بکتے ہیں۔

ف۳۳ اور اس میں غیر خدا کی پرستش کی اجازت ہے ایسا نہیں یہ باطل ہے اور اس کے سوا بھی اُن کے پاس کوئی حجت نہیں ہے۔ ع ۲ ۱۰ ۸

ف۳۴ آنکھیں میچ کر بے سوچے سمجھے ان کا اتباع کرتے ہیں وہ مخلوق پرستی کیا کرتے تھے مطلب یہ ہے کہ اس کی کوئی دلیل بجز اس کے نہیں ہے کہ یہ کام وہ باپ دادا کی پیروی میں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے پہلے بھی ایسا ہی کہا کرتے تھے ف۳۵ اس سے معلوم ہوا کہ باپ دادا کی اندھے بن کر پیروی کرنا کفار کا قدیمی مرض ہے اور انھیں اتنی تمیز نہیں کہ کسی کی پیروی کرنے کے لیے یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ وہ سیدھی راہ پر ہو چنانچہ ف۳۶ دین حق ف۳۷ یعنی اس دین سے ف۳۸ اگرچہ تمہارا دین حق وصواب ہو مگر ہم اپنے باپ دادا کا دین چھوڑنے والے نہیں چاہے وہ کیسا ہی ہو اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ف۳۹ یعنی رسولوں کے نہ ماننے والوں اور انھیں جھٹلانے والوں سے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ

سوا اس کے جس نے مجھے پیدا کیا کہ ضرور وہ بہت جلد مجھے راہ دیگا۔ اور اسے ف۴۰ اپنی نسل میں باقی کلام

عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

رکھا ف۴۱ کہ کہیں وہ باز آئیں ف۴۲ بلکہ میں نے انھیں ف۴۳ اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے

جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا

ف۴۴ یہاں تک کہ ان کے پاس حق ف۴۵ اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ف۴۶ اور جب ان کے پاس حق آیا

سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ

بولے یہ جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں اور بولے کیوں نہ اتارا گیا یہ قرآن ان دو شہروں ف۴۷ کے کسی بڑے

مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ

آدمی پر ف۴۸ کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں ف۴۹ ہم نے ان میں

قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ

ان کی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا ف۵۰ اور ان میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی

بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ

دی ف۵۱ کہ ان میں ایک دوسرے کی ہنسی بنائے ف۵۲ اور تمہارے رب کی رحمت ف۵۳ ان کی

مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا

جمع جتھا سے بہتر ف۵۴ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر ہو جائیں ف۵۵ تو ہم ضرور رحمٰن کے

لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا

منکروں کے لیے چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بناتے جن پر

يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ۭ

چڑھتے اور انکے گھروں کے لیے چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت جن پر تکیہ لگاتے اور طرح طرح کی آرائش ف۵۶

ف۴۰ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اس توحیدی کلمہ کو جو فرمایا تھا کہ میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوائے اس کے جس نے مجھ کو پیدا کیا ف۴۱ تو آپ کی اولاد میں موحد اور توحید کے داعی ہمیشہ رہیں گے ف۴۲ شرک سے اور یہ دین برحق قبول کریں یہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمانے میں تنبیہ ہے کہ اے اہل مکہ اگر تمہیں اپنے باپ دادا کا اتباع کرنا ہی ہے تو تمہارے آباء میں جو سب سے بہتر ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کا اتباع کرو اور شرک چھوڑ دو اور یہ بھی دیکھو کہ انھوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کو راہ راست پر نہیں پایا تو ان سے بیزاری کا اعلان فرما دیا اس سے معلوم ہوا کہ جو باپ دادا راہ راست پر ہوں دین حق رکھتے ہوں ان کا اتباع کیا جائے اور جو باطل پر ہوں گمراہی میں ہوں ان کے طریقہ سے بیزاری کا اعلان کیا جائے۔

ف۴۳ یعنی کفار مکہ کو۔

ف۴۴ دراز عمریں عطا فرمائیں اور ان کے کفر کے باعث ان پر عذاب نازل کرنے میں جلدی نہ کی۔

ف۴۵ یعنی قرآن شریف۔

ف۴۶ یعنی سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روشن ترین آیات و معجزات کے ساتھ رونق افروز ہوئے اور آپ نے شرعی احکام واضح طور پر بیان فرمائے اور ہمارے اس انعام کا حق یہ تھا کہ اس رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طاعت کرتے لیکن انھوں نے ایسا نہ کیا۔

ف۴۷ مکہ مکرمہ و طائف

ف۴۸ جو کثیر المال جتھے دار ہو جیسے کہ مکہ مکرمہ میں ولید بن مغیرہ اور طائف میں عروہ بن مسعود ثقفی اللہ تعالیٰ ان کی اس بات کا رد فرماتا ہے۔

ف۴۹ یعنی کیا نبوت کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں کہ جس کو چاہیں دے دیں کس قدر جاہلانہ بات کہتے ہیں۔

ف۵۰ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو قوی کسی کو ضعیف مخلوق میں کوئی ہمارے حکم کو بدلنے اور ہماری تقدیر سے باہر نکلنے کی قدرت نہیں رکھتا تو جب دنیا جیسی قلیل چیز میں کسی کو مجال اعتراض نہیں تو نبوت جیسے منصب عالی میں کیا کسی کو دم مارنے کا موقع ہے ہم جسے چاہتے ہیں غنی کرتے ہیں جسے چاہتے ہیں مخدوم بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں فقیر کرتے ہیں جسے چاہتے ہیں خادم بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں نبی بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں امتی بناتے ہیں امیر کیا کوئی اپنی قابلیت سے ہو جاتا ہے ہماری عطا ہے جسے جو چاہیں کریں ف۵۱ قوت دولت وغیرہ دنیوی نعمت میں

ف۵۲ یعنی مالدار فقیر کی ہنسی کرے یہ قرطبی کی تفسیر کے مطابق ہے اور دوسرے مفسرین نے سُخْرِیًّا ہنسی بنانے کے معنی میں نہیں لیا ہے بلکہ اعمال و اشغال کے مسخر بنانے کے معنی میں لیا ہے اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ ہم نے دولت و مال میں لوگوں کو متفاوت کیا تاکہ ایک دوسرے سے مال کے ذریعہ خدمت لے اور دنیا کا نظام مضبوط ہو، غریب کو ذریعہ معاش ہاتھ آئے اور مالدار کو کام کرنے والے بہم پہنچیں تو اس پر کون اعتراض کر سکتا ہے کہ فلاں کو کیوں غنی کیا اور فلاں کو فقیر اور جب دنیوی امور میں کوئی شخص دم نہیں مار سکتا تو نبوت جیسے رتبۂ عالی میں کسی کو کیا تاب سخن و حق اعتراض اس کی مرضی جس کو چاہے سرفراز فرمائے۔

ف۵۳ یعنی جنت ف۵۴ یعنی اس مال سے بہتر ہے جس کو دنیا میں کفار جمع کر کے رکھتے ہیں ف۵۵ یعنی اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ کافروں کو فراخی عیش میں دیکھ کر سب لوگ کافر ہو جائیں گے۔ ف۵۶ کیونکہ دنیا اور اس کے سامان کی ہمارے نزدیک کچھ قدر نہیں وہ سریع الزوال ہے۔

وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ
اور یہ جو کچھ ہے جیتی دنیا ہی کا اسباب ہے اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے
لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا
ہے ف۵۷ اور جسے رتوندآئے رحمٰن کے ذکر سے ف۵۸ ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں کہ
فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ
وہ اس کا ساتھی رہے اور بے شک وہ شیاطین ان کو ف۵۹ راہ سے روکتے ہیں اور ف۶۰ سمجھتے یہ
اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ
ہیں کہ وہ راہ پر ہیں یہاں تک کہ جب ف۶۱ کافر ہمارے پاس آئے گا اپنے شیطان سے کہے گا
بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ
ہائے کسی طرح مجھ میں اور تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا تو کیا ہی بُرا ساتھی ہے اور ہرگز تمہارا اس ف۶۲ سے بھلا
اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى
نہ ہوگا آج جبکہ ف۶۳ تم نے ظلم کیا کہ تم سب عذاب میں شریک ہو۔ تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے ف۶۴ یا اندھوں کو راہ
الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا
دکھاؤ گے ف۶۵ اور انھیں جو کھلی گمراہی میں ہیں ف۶۶ تو اگر ہم تمہیں لے جائیں ف۶۷ تو ان سے
مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾
ہم ضرور بدلہ لیں گے ف۶۸ یا تمہیں دکھا دیں ف۶۹ جس کا انھیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم ان پر بڑی
فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِىْۤ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَ
قدرت والے ہیں۔ تو مضبوط تھامے رہو اُسے جو تمہاری طرف وحی کی گئی ف۷۰ بیشک تم سیدھی راہ پر ہو اور
اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا
بیشک وہ ف۷۱ شرف ہے تمہارے لیے ف۷۲ اور تمہاری قوم کے لیے ف۷۳ اور عنقریب تم سے پوچھا جائیگا ف۷۴ اور ان
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً
سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے جن کو پوجا ہو

ف۵۷ جنھیں دنیا کی چاہت نہیں ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُنیا مچھر کے پَر کے برابر بھی قدر رکھتی تو کافر کو اس سے ایک پیاس پانی نہ دیتا (قال الترمذی حدیث حسن غریب) دوسری حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیازمندوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے راستہ میں ایک مردہ بکری دیکھی فرمایا دیکھتے ہو اس کے مالکوں نے اسے بہت بے قدری سے پھینک دیا دنیا کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی قدر نہیں جتنی بکری والوں کے نزدیک اس مری بکری کی ہوا (اخرجہ الترمذی وقال حدیث حسن) حدیث سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر کرم فرماتا ہے تو اُسے دُنیا سے ایسا بچاتا ہے جیسا تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاؤ (الترمذی وقال حسن غریب) حدیث دنیا مومن کے لیے قیدخانہ اور کافر کے لیے جنّت ہے۔

ف۵۸ یعنی قرآن پاک سے اندھا بن جائے کہ اس کی ہدایتوں کو نہ دیکھے اور ان سے فائدہ نہ اُٹھائے۔

ف۵۹ یعنی اندھا بننے والوں کو۔

ف۶۰ وہ اندھا بننے والے باوجود گمراہ ہونے کے۔

ف۶۱ روزِ قیامت۔

ف۶۲ حسرت وندامت

ف۶۳ ظاہر وثابت ہوگیا کہ دنیا میں شرک کرکے۔

ف۶۴ جو گوش قبول نہیں رکھتے۔

ف۶۵ جو چشم حق بیں سے محروم ہیں۔

ف۶۶ جن کے نصیب میں ایمان نہیں۔

ف۶۷ یعنی انھیں عذاب کرنے سے پہلے تمہیں وفات دیں۔

ف۶۸ آپ کے بعد۔

ف۶۹ تمہارے حیات میں ان پر اپنا وہ عذاب۔

ف۷۰ ہماری کتاب قرآن مجید۔

ف۷۱ قرآن شریف۔

ف۷۲ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نبوت وحکمت عطا فرمائی۔

ف۷۳ یعنی امت کے لیے کہ انھیں اس سے ہدایت فرمائی۔

ف۷۴ روزِ قیامت کہ تم نے قرآن کا کیا حق ادا کیا اس کی کیا تعظیم کی اس نعمت کا کیا شکر بجا لائے۔

يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

ف۷۵ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف

فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ

بھیجا تو اس نے فرمایا بیشک میں اس کا رسول ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں

مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا وَ

لایا ف۷۶ جبھی وہ ان پر ہنسنے لگے ف۷۷ اور ہم انہیں جو نشانی دکھاتے وہ پہلے سے بڑی ہوتی ف۷۸ اور ہم

اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ

نے انہیں مصیبت میں گرفتار کیا کہ وہ باز آئیں ف۷۹ اور بولے ف۸۰ کہ اے جادوگر ف۸۱ ہمارے

لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ

لیے اپنے رب سے دعا کر اس عہد کے سبب جو اس کا تیرے پاس ہے ف۸۲ بیشک ہم ہدایت پر آئیں گے ف۸۳

الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ

پھر جب ہم نے ان سے وہ مصیبت ٹال دی جبھی وہ عہد توڑ گئے ف۸۴ اور فرعون اپنی قوم میں ف۸۵ پکارا کہ اے میری قوم کیا

يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا

میرے لیے مصر کی سلطنت نہیں اور یہ نہریں کہ میرے نیچے بہتی ہیں ف۸۶ تو کیا تم دیکھتے

تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ

نہیں ف۸۷ یا میں بہتر ہوں ف۸۸ اس سے کہ ذلیل ہے ف۸۹ اور بات صاف کرتا معلوم

يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَاۤ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

نہیں ہوتا ف۹۰ تو اس پر کیوں نہ ڈالے گئے سونے کے کنگن ف۹۱ یا اس کے ساتھ فرشتے آتے کہ اس

مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾

کے پاس رہتے ف۹۲ پھر اس نے اپنی قوم کو کم عقل کر لیا ف۹۳ تو وہ اس کے کہنے پر چلے ف۹۴ بیشک وہ

فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا

بے حکم لوگ تھے پھر جب انہوں نے وہ کیا جس پر ہمارا غضب ان پر آیا ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا انہیں

ف۷۵ رسولوں سے سوال کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ان کے ادیان و ملل کو تلاش کرو کہیں بھی کسی نبی کی اُمت میں بت پرستی روا رکھی گئی ہے اور اکثر مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ مومنین اہل کتاب سے دریافت کرو کہ کیا کبھی کسی نبی نے غیر اللہ کی عبادت کی اجازت دی تاکہ مشرکین پر ثابت ہو جائے کہ مخلوق پرستی نہ کسی رسول نے بتائی نہ کسی کتاب میں آئی یہ بھی ایک روایت ہے کہ شب معراج سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت فرمائی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے جبریل امین نے عرض کیا کہ اے سرور اکرم اپنے سے پہلے انبیاء سے دریافت فرمالیجئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی اور کی عبادت کی اجازت دی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سوال کی کچھ حاجت نہیں یعنی اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ تمام انبیاء توحید کی دعوت دیتے آئے سب نے مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائی۔

ف۷۶ جو موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر دلالت کرتی تھیں۔

ف۷۷ اور ان کو جادو بتانے لگے۔

ف۷۸ یعنی ہر ایک نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھی چڑھی تھی مراد یہ ہے کہ ایک سے ایک اعلیٰ تھی۔

ف۷۹ کفر سے ایمان کی طرف اور یہ عذاب قحط سالی اور طوفان و ٹڈی وغیرہ سے کیے گئے۔ یہ سب حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نشانیاں تھیں جو ان کی نبوت پر دلالت کرتی تھیں اور ان میں ایک سے ایک بلند و بالا تھی۔

ف۸۰ عذاب دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔

ف۸۱ یہ کلمہ ان کے عرف اور محاورہ میں بہت تعظیم و تکریم کا تھا وہ عالم و ماہر و حاذق کامل کو جادوگر کہا کرتے تھے اور اس کا سبب یہ تھا کہ ان کی نظر میں جادو کی بہت عظمت تھی اور وہ اس کو صفت مدح سمجھتے تھے اس لیے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بوقت التجا اس کلمہ سے ندا کی کہا۔

ف۸۲ وہ عہد یا تو یہ ہے کہ آپ کی دعا مستجاب ہے یا نبوت یا ایمان لانے والوں اور ہدایت قبول کرنے والوں پر سے عذاب اٹھا لینا۔

ف۸۳ ایمان لائیں گے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور ان پر سے عذاب اُٹھا لیا گیا۔

ف۸۴ ایمان نہ لائے کفر پر مصر رہے۔

ف۸۵ بہت افتخار کے ساتھ۔

ف۸۶ یہ دریائے نیل سے نکلی ہوئی بڑی بڑی نہریں تھیں جو فرعون کے قصر کے نیچے جاری تھیں۔

ف۸۷ میری عظمت و قوت اور شان و سطوت اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے، خلیفہ رشید نے جب یہ آیت پڑھی اور حکومت مصر پر فرعون کا غرور دیکھا تو کہا کہ میں وہ مصر اپنے ادنیٰ غلام کو دے دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے مصر خصیب کو دے دیا جو ان کا غلام تھا اور وضو کرانے کی خدمت پر مامور تھا

ف۸۸ یعنی کیا تمہارے نزدیک ثابت ہو گیا اور تم نے سمجھ لیا کہ میں بہتر ہوں

ف۸۹ یہ اس بے ایمان متکبر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں کہا ف۹۰ زبان میں گرہ ہونے کی وجہ سے جو بچپن میں آگ منہ میں رکھنے سے پڑ گئی تھی اور یہ اُس ملعون نے جھوٹ کہا کیونکہ آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے زبان اقدس کی وہ گرہ زائل کر دی تھی، لیکن فرعونی پہلے ہی خیال میں تھے آگے پھر اسی فرعون کے کلام ذکر فرمایا جاتا ہے

ف۹۱ یعنی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام سچے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو واجب الاطاعت سردار بنایا ہے تو انہیں سونے کا کنگن کیوں نہیں پہنایا یہ بات اس نے اپنے زمانہ کے دستور کے مطابق کہی کہ اس زمانہ میں جس کسی کو سردار بنایا جاتا تھا اس کو سونے کے کنگن اور سونے کا طوق پہنایا جاتا تھا

ف۹۲ اور اس کے صدق کی گواہی دیتے

ف۹۳ ان جاہلوں کی عقل خبط کر دی انہیں بہلا پھسلا لیا

ف۹۴ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے لگے۔

وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ

ہم نے کر دیا اگلی داستان اور کہاوت پچھلوں کیلیے ف۹۵ اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی جائے جبھی تمہاری قوم اُس سے ہنسنے لگتے

يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا

ہیں ف۹۶ اور کہتے ہیں کہ ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ ف۹۷ انھوں نے تم سے یہ نہ کہی مگر ناحق جھگڑے

بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ

کو ف۹۸ بلکہ وہ ہیں جھگڑالو لوگ ف۹۹ وہ تو نہیں مگر ایک بندہ جس پر ہم نے احسان فرمایا ف۱ اور اسے ہم نے

مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ

بنی اسرائیل کے لیے عجیب نمونہ بنایا ف۱ اور اگر ہم چاہتے تو ف۲ تم میں سے بدلے فرشتے بساتے

يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا

ف۳ اور بیشک عیسیٰ قیامت کی خبر ہے ف۴ تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہو ف۵ یہ

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾

سیدھی راہ ہے اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روک دے ف۶ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ

اور جب عیسیٰ روشن نشانیاں ف۷ لایا اس نے فرمایا میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ف۸ اور اس لیے میں

لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ

تم سے بیان کردوں بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو ف۹ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بیشک

اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخْتَلَفَ

اللہ میرا رب اور تمہارا رب تو اُسے پوجو یہ سیدھی راہ ہے ف۱۰ پھر وہ گروہ

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ

آپس میں مختلف ہو گئے ف۱۱ تو ظالموں کی خرابی ہے ف۱۲ ایک دردناک دن کے عذاب

اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا

سے ف۱۳ کاہے کے انتظار میں ہیں مگر قیامت کے کہ ان پر اچانک آجائے اور انھیں خبر

ف۹۵ کہ بعد والے ان کے حال سے نصیحت و عبرت حاصل کریں ف۹۶ شانِ نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کے سامنے یہ آیت وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ اے مشرکین تم اور جو چیز اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہے یہ سُن کر مشرکین کو بہت غصّہ آیا اور ابن زبعری کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا یہ خاص ہمارے اور ہمارے معبودوں ہی کے لیے ہے یا ہر اُمّت و گروہ کے لیے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اور تمہارے معبودوں کے لیے بھی ہے اور سب امتوں کے لیے بھی اس پر اس نے کہا کہ آپ کے نزدیک عیسیٰ بن مریم نبی ہیں اور آپ ان کی اور ان کی والدہ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے نصاریٰ ان دونوں کو پوجتے ہیں اور حضرت عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہیں یعنی یہود وغیرہ ان کو پوجتے ہیں تو اگر یہ حضرات (معاذ اللہ) جہنم میں ہوں تو ہم راضی ہیں کہ ہم اور ہمارے معبود بھی ان کے ساتھ ہوں اور یہ کہہ کر کفّار خوب ہنسے اس پر یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ اور یہ آیت نازل ہوئی وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ الآیۃ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب ابن زبعری نے اپنے معبودوں کے لیے حضرت عیسیٰ بن مریم کی مثال بیان کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجادلہ کیا کہ نصاریٰ انھیں پوجتے ہیں تو قریش اس کی اس بات پر ہنسنے لگے۔

ف۹۷ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام مطلب یہ تھا کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہتر ہیں تو اگر (معاذ اللہ) وہ جہنم میں ہوئے تو ہمارے معبود یعنی بُت بھی ہوا کریں کچھ پروا نہیں اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۹۸ یہ جانتے ہُوئے کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں باطل ہے اور آیۂ کریمہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سے صرف بُت مراد ہے حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر اور ملائکہ کوئی مراد نہیں لیے جا سکتے ابن زبعری عرب تھا عربی زبان کا جاننے والا تھا یہ اس کو خوب معلوم تھا کہ ما تعبدون میں جو ما ہے اس کے معنی چیز کے ہیں اس سے غیر ذوی العقول مراد ہوتے ہیں لیکن باوجود اس کے اس کا زبانِ عرب کے اصول سے جاہل بن کر حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر اور ملائکہ کو اس میں داخل کرنا کٹھ حجتی اور جہل پروری ہے ف۹۹ باطل کے دیوانے ہو تو لے اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے ف۱ نبوّت عطا فرما کر ف۱ اپنی قدرت کاملہ کا غیر باپ کے پیدا کیا ف۲ اے اہلِ مکہ ہم تمہیں ہلاک کر دیتے اور ف۳ جو ہماری عبادت و طاعت کرتے۔

ف۴ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا آسمان سے اترنا علامات قیامت میں سے ہے

ف۵ یعنی میری ہدایت و شریعت کا اتباع کرنا۔

ف۶ شریعت کے اتباع یا قیامت کے یقین یا دینِ الٰہی پر قائم رہنے سے ف۷ یعنی معجزات ف۸ یعنی نبوّت اور انجیلی احکام ف۹ توریت کے احکام میں سے ف۱۰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام مبارک تمام ہو چکا آگے نصرانیوں کے شرکوں کا بیان کیا جاتا ہے ف۱۱ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان میں سے کسی نے کہا کہ عیسیٰ خدا تھے کسی نے کہا خدا کے بیٹے کسی نے کہا تین میں سے تیسرے غرض نصرانی فرقے فرقے ہو گئے یعقوبی نسطوری ملکانی شمونی ف۱۲ جنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کفر کی باتیں کہیں ف۱۳ یعنی روزِ قیامت کے۔

يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾

نہ ہو گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار ف۱۱۴

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ان سے فرمایا جائے گا اے میرے بندو آج نہ تم پر خوف نہ تم کو غم ہو وہ جو ہماری آیتوں

بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ

پر ایمان لائے اور مسلمان تھے داخل ہو جنت میں تم اور تمہاری بیبیاں اور تمہاری

تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَ

خاطریں ہوتیں ف۱۱۵ ان پر دورہ ہوگا سونے کے پیالوں اور جاموں کا اور اس میں

فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾

جو جی چاہے اور جس سے آنکھ کو لذت پہنچے ف۱۱۶ اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا

اور یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث کیے گئے اپنے اعمال سے تمہارے لیے اس

فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

میں بہت میوے ہیں کہ ان میں سے کھاؤ ف۱۱۷ بیشک مجرم ف۱۱۸ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے

خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ

ہیں وہ کبھی ان پر سے ہلکا نہ پڑے گا اور وہ اس میں بے آس رہیں گے ف۱۱۹ اور ہم نے ان پر کچھ

وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ

ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی ظالم تھے ف۱۲۰ اور وہ پکاریں گے ف۱۲۱ اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کر چکے

قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ

ف۱۲۲ وہ فرمائے گا ف۱۲۳ تمہیں تو ٹھہرنا ہے ف۱۲۴ بیشک ہم تمہارے پاس حق لائے ف۱۲۵ مگر تم میں اکثر کو حق

كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا

ناگوار ہے کیا انھوں نے ف۱۲۶ اپنے خیال میں کوئی کام پکا کر لیا ہے ف۱۲۷ تو ہم اپنا کام پکا کرنیوالے ہیں ف۱۲۸ کیا

ف۱۱۴ یعنی دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے باقی رہے گی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے آپ نے فرمایا دو دوست مومن اور دو دوست کافر مومن دوستوں میں ایک مرجاتا ع ۶ ۱۱ ۱۲ ہے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتا ہے یارب فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری کا اور نیکی کرنے کا حکم کرتا تھا اور مجھے برائی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا ہے یارب اس کو میرے بعد گمراہ نہ کر اور اس کو ہدایت دے جیسی میری ہدایت فرمائی اور اس کا اکرام کر جیسا میرا اکرام فرمایا جب اس کا مومن دوست مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ہر ایک کہتا ہے کہ یہ اچھا بھائی ہے اچھا دوست ہے اچھا رفیق ہے اور دو کافر دوستوں میں سے جب ایک مرجاتا ہے تو دعا کرتا یارب فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری سے منع کرتا تھا اور بدی کا حکم دیتا تھا، نیکی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ان میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے برا بھائی برا دوست برا رفیق۔

ف۱۱۵ یعنی جنت میں تمہارا اکرام ہوگا نعمتیں دی جائیں گی ایسے خوش کیے جاؤ گے کہ تمہارے چہروں پر خوشی کے آثار نمودار ہوں گے

ف۱۱۶ انواع و اقسام کی نعمتیں۔

ف۱۱۷ جنتی درخت ثمر دار سدا بہار ہیں ان کی زیب و زینت میں فرق نہیں آتا حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی ان سے ایک پھل لے گا تو درخت میں اس کی جگہ دو پھل نمودار ہو جائیں گے۔

ف۱۱۸ یعنی کافر۔

ف۱۱۹ رحمت کی امید بھی نہ ہوگی۔

ف۱۲۰ کہ سرکشی و نافرمانی کر کے اس حال کو پہنچے۔

ف۱۲۱ جہنم کے داروغہ کو کہ۔

ف۱۲۲ یعنی موت دے دے مالک سے درخواست کریں گے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے ان کے موت کی دعا کرے۔

ف۱۲۳ ہزار برس بعد۔

ف۱۲۴ عذاب میں ہمیشہ کبھی اس سے رہائی نہ پاؤ گے نہ موت سے نہ اور کسی طرح اس کے بعد اللہ تعالیٰ اہل مکہ سے خطاب فرماتا ہے۔

ف۱۲۵ اپنے رسولوں کی معرفت ف۱۲۶ یعنی کفار مکہ نے ف۱۲۷ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکر کرنے اور فریب سے ایذا پہنچانے کا اور درحقیقت ایسا ہی تھا کہ قریش دارالندوہ میں جمع ہو کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے لیے حیلے سوچتے تھے۔

نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ اِنْ

اس گھمنڈ میں ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات اور ان کی مشورت نہیں سنتے ہاں کیوں نہیں ف۱۲۹ اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ

كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

رہے ہیں تم فرماؤ بفرض محال رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا ف۱۳۰ پاکی ہے آسمانوں اور زمین کے

وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا

رب کو عرش کے رب کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۱۳۱ تو تم انہیں چھوڑو کہ بیہودہ باتیں کریں اور

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ

کھیلیں ف۱۳۲ یہاں تک کہ اپنے اس دن کو پائیں جس کا ان سے وعدہ ہے ف۱۳۳ اور وہی آسمان والوں کا خدا

وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ

اور زمین والوں کا خدا ف۱۳۴ اور وہی حکمت و علم والا ہے اور بڑی برکت والا ہے وہ کہ اسی کے لیے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ

ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم اور تمہیں

تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا

اس کی طرف پھرنا اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ہاں شفاعت کا اختیار

مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ

انہیں ہے جو حق کی گواہی دیں ف۱۳۵ اور علم رکھیں ف۱۳۶ اور اگر تم ان سے پوچھو ف۱۳۷ کہ انہیں کس نے

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا

پیدا کیا تو ضرور کہیں گے اللہ نے ف۱۳۸ تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۳۹ مجھے رسول ف۱۴۰ کے اس کہنے کی قسم ف۱۴۱ کہ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ ع

اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو ان سے درگزر کرو ف۱۴۲ اور فرماؤ بس سلام ہے ف۱۴۳ کہ آگے جان جائیں گے ف۱۴۴

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ دخان مکی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱۴۵ انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

ف۱۲۸ ان کے اس مکر و فریب کا بدلہ جس کا انجام ان کی ہلاکت ہے۔

ف۱۲۹ ہم ضرور سنتے ہیں اور پوشیدہ ظاہر ہر بات جانتے ہیں ہم سے کچھ نہیں چھپ سکتا۔

ف۱۳۰ لیکن اس کے بچہ نہیں اور اس کے لیے اولاد محال ہے یہ نفی ولد میں مبالغہ ہے شانِ نزول نضر بن حارث نے کہا تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو نضر کہنے لگا دیکھتے ہو قرآن میں میری تصدیق آگئی ولید نے کہا کہ تیری تصدیق نہیں ہوئی بلکہ یہ فرمایا کہ رحمٰن کے ولد نہیں ہے اور میں اہل مکہ میں سے پہلا موحد ہوں اس سے ولد کی نفی کرنے والا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ کی تنزیہ کا بیان ہے

ف۱۳۱ اور اس کے لیے اولاد قرار دیتے ہیں۔

ف۱۳۲ یعنی جس لغو و باطل میں ہیں اسی میں پڑے رہیں۔

ف۱۳۳ جس میں عذاب کیے جائیں گے اور وہ روز قیامت ہے

ف۱۳۴ یعنی وہی معبود ہے آسمان و زمین میں اسی کی عبادت کی جاتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ف۱۳۵ یعنی توحید الٰہی کی۔

ف۱۳۶ اس کا کہ اللہ ان کا رب ہے ایسے مقبول بندے ایمان داروں کی شفاعت کریں گے۔

ف۱۳۷ یعنی مشرکین سے۔

ف۱۳۸ اور اللہ تعالیٰ کے خالق عالم ہونے کا اقرار کریں گے

ف۱۳۹ اور باوجود اس اقرار کے اس کی توحید و عبادت سے پھرتے ہیں۔

ف۱۴۰ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۱۴۱ اللہ تبارک و تعالیٰ کا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول مبارک کی قسم فرمانا حضور کے اکرام اور حضور کی دعا و التجا کے احترام کا اظہار ہے

ف۱۴۲ اور انہیں چھوڑ دو۔ (تفسیر ۲۲/۱۳)

ف۱۴۳ یہ سلام متارکت ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم تمہیں چھوڑتے ہیں اور تم سے امن میں رہنا چاہتے ہیں (وکان ہذا قبل الامر بالجہاد)

ف۱۴۴ اپنا انجام کار۔

ف۱۴۵ سورۂ دخان مکیہ ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا انسٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾

قسم اس روشن کتاب کی و۲ بے شک ہم نے اُسے برکت والی رات میں اتارا و۳ بیشک ہم ڈر سنانے

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾

والے ہیں و۴ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام و۵ ہمارے پاس کے حکم سے بیشک ہم بھیجنے والے ہیں و۶

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

تمہارے رب کی طرف سے رحمت بیشک وہی سُنتا جانتا ہے وہ جو ربّ ہے آسمانوں اور زمین کا

وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ رَبُّكُمْ وَ

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو و۷ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں وہ جِلاتا ہے اور مارتا ہے تمہارا رب

رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ

اور تمہارے اگلے باپ دادا کا ربّ بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں و۸ تو تم اس دن کے منتظر

تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾

رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا و۹ یہ ہے دردناک عذاب

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ

اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھولدے ہم ایمان لاتے ہیں و۱۰ کہاں سے ہو انھیں نصیحت مانا و۱۱ حالانکہ

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّا

ان کے پاس صاف بیان فرمانیوالا رسول تشریف لا چکا و۱۲ پھر اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے و۱۳ ہم

كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى

کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے و۱۴ جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے و۱۵

اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں اور بیشک ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا اور ان کے پاس ایک معزز رسول

كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا

تشریف لایا و۱۶ کہ اللہ کے بندوں کو مجھے سپرد کردو و۱۷ بیشک میں تمہارے لیے امانت والا رسول ہوں اور اللہ کے مقابل

و۲ یعنی قرآن پاک کی جو حلال و حرام وغیرہ احکام کا بیان فرمانے والا ہے و۳ اس رات سے یا شب قدر مراد ہے یا شب برات اس شب میں قرآن پاک بتمامہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا پھر وہاں سے حضرت جبریل بیس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا لے کر نازل ہوئے اس شب کو شب مبارکہ اس لیے فرمایا گیا کہ اس میں قرآن پاک نازل ہوا اور ہمیشہ اس شب میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

م۱۲ و۴ اپنے عذاب کا۔

و۵ سال بھر کے ارزاق و آجال و احکام۔

و۶ اپنے رسول خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان سے پہلے انبیاء کو۔

و۷ کہ وہ آسمان و زمین کا ربّ ہے تو یقین کرو کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

و۸ ان کا اقرار علم و یقین سے نہیں بلکہ ان کی بات میں ہنسی اور تمسخر شامل ہے اور وہ آپ کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں

تفسیر ابن کثیر تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر دعا کی کہ یا ربّ انھیں ایسی ہفت سالہ قحط کی مصیبت میں مبتلا کر جیسے سات سال کا قحط حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجا تھا یہ دعا مستجاب ہوئی اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا گیا۔

و۹ چنانچہ قریش پر قحط سالی آئی اور یہاں تک اس کی شدت ہوئی کہ وہ لوگ مردار کھا گئے اور بھوک سے اس حال کو پہنچے کہ جب اوپر کو نظر اٹھاتے آسمان کی طرف دیکھتے تو ان کو دھواں ہی دھواں معلوم ہوتا یعنی ضعف سے نگاہوں میں خیر گی آگئی تھی اور قحط سے زمین خشک ہوگئی خاک اُڑنے لگی غبار نے ہوا کو مکدر کر دیا اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دھوئیں سے مراد

تفسیر ابن کثیر وہ دھواں ہے جو علاماتِ قیامت میں سے ہے اور قریب قیامت ظاہر ہوگا مشرق و مغرب اس سے بھر جائیں گے چالیس روز و شب رہے گا مومن کی حالت تو اس سے ایسی ہو جائے گی جیسے زکام ہو جائے اور کافر مدہوش ہوں گے ان کے نتھنوں اور کانوں اور بدن کے سوراخوں سے دھواں نکلے گا۔

و۱۰ اور تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں۔

و۱۱ یعنی اسی حالت میں وہ کیسے نصیحت مانیں گے۔

و۱۲ اور معجزات ظاہرات اور آیات بینات پیش فرما چکا۔

و۱۳ جس کو وحی کی غشی طاری ہونے کے وقت جنات یہ کلمات تلقین کر جاتے ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ)

و۱۴ جس کفر میں تھے اسی کی طرف لوٹو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب فرمایا جاتا ہے کہ اس دن کو یاد کرو و۱۵ اس دن سے مراد روز قیامت ہے یا روز بدر و۱۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام و۱۷ یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کر دو اور جو شدتیں اور سختیاں ان پر کرتے ہو اس سے رہائی دو۔

عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ
سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس ایک روشن سند لاتا ہوں ف۱۸ اور میں پناہ لیتا ہوں اپنے رب اور تمہارے رب کی
تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ
اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو ف۱۹ اور اگر تم میرا یقین نہ لاؤ تو مجھ سے کنارے ہو جاؤ ف۲۰ تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ
قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ
مجرم لوگ ہیں ہم نے حکم فرمایا کہ میرے بندوں ف۲۱ کو راتوں رات لے نکل ضرور تمہارا پیچھا کیا جائیگا ف۲۲
رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ
اور دریا کو یونہی جگہ جگہ سے کھلا چھوڑ دے ف۲۳ بیشک وہ لشکر ڈبویا جائے گا ف۲۴ کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور
زُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ
کھیت اور عمدہ مکانات ف۲۵ اور نعمتیں جن میں فارغ البال تھے ف۲۶ ہم نے یونہی کیا
وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا
اور ان کا وارث دوسری قوم کو کر دیا ف۲۷ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے ف۲۸ اور انہیں
كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾
مہلت نہ دی گئی ف۲۹ اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات بخشی ف۳۰
مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى
فرعون سے بے شک وہ متکبر حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا اور بے شک ہم نے انہیں ف۳۱
عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾
دانستہ چن لیا اس زمانہ والوں سے اور ہم نے انہیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں جن میں صریح انعام تھا ف۳۲
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ
بیشک یہ ف۳۳ کہتے ہیں وہ تو نہیں مگر ہمارا ایک دفعہ کا مرنا ف۳۴ اور ہم اٹھائے نہ جائیں
بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ
گے ف۳۵ تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو ف۳۶ کیا وہ بہتر ہیں ف۳۷ یا تبع کی

ف۱۸ اپنے صدق نبوت و رسالت کی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا تو فرعونیوں نے آپ کو قتل کی دھمکی دی اور کہا کہ ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے تو آپ نے فرمایا ف۱۹ یعنی میرا توکل و اعتماد اس پر ہے مجھے تمہاری دھمکی کی کچھ پروا نہیں اللہ تعالیٰ میرا بچانے والا ہے ف۲۰ میری ایذا رکے درپے نہ ہوا انھوں نے اس کو بھی نہ مانا ف۲۱ یعنی بنی اسرائیل ف۲۲ یعنی فرعون مع اپنے لشکروں کے تمہارے درپے ہوگا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور دریا پر پہنچ کر آپ نے عصا مارا اس میں بارہ رستے خشک پیدا ہو گئے آپ مع بنی اسرائیل کے دریا میں سے گزر گئے پیچھے فرعون اور اس کا لشکر آرہا تھا آپ نے چاہا کہ پھر عصا مار کر دریا کو ملا دیں تاکہ فرعون اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا۔

ف۲۳ تاکہ فرعونی ان راستوں سے دریا میں داخل ہو جائیں۔

ف۲۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطمینان ہو گیا اور فرعون اور اس کے لشکر دریا میں غرق ہو گئے اور ان کا تمام مال و متاع اور سامان یہیں رہ گیا۔

ف۲۵ آراستہ پیراستہ مزین۔

ف۲۶ عیش کرتے اتراتے۔

ف۲۷ یعنی بنی اسرائیل کو جو نہ ان کے ہم مذہب تھے نہ رشتہ دار نہ دوست۔

ف۲۸ کیونکہ وہ ایمان دار نہ تھے اور ایمان دار جب مرتا ہے تو اس پر آسمان و زمین چالیس روز تک روتے ہیں جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے مجاہد سے کہا گیا کہ کیا مؤمن کی موت پر آسمان و زمین روتے ہیں فرمایا زمین کیوں نہ روئے اس بندے پر جو زمین کو اپنے رکوع و سجود سے آباد رکھتا تھا اور آسمان کیوں نہ روئے اس بندے پر جس کی تسبیح و تکبیر آسمان میں پہنچتی تھی حسن کا قول ہے کہ مؤمن کی موت پر آسمان والے اور زمین والے روتے ہیں۔

ف۲۹ توبہ وغیرہ کے لیے عذاب میں گرفتار کرنے کے بعد۔

ف۳۰ یعنی غلامی اور شاقہ خدمتوں اور محنتوں سے اور اولاد کے قتل کیے جانے سے جو انھیں پہنچتا تھا۔

ف۳۱ یعنی بنی اسرائیل کو۔

ف۳۲ کہ ان کے لیے دریا میں خشک رستے بنائے ابر کو سائبان کیا من و سلویٰ اتارا اس کے علاوہ اور نعمتیں دیں۔

ف۳۳ کفار مکہ۔

ف۳۴ یعنی اس زندگانی کے بعد سوائے ایک موت کے ہمارے لیے اور کوئی حال باقی نہیں اس سے ان کا مقصود لبعث یعنی موت کے بعد زندہ کیے جانے کا انکار کرنا تھا جس کو اگلے جملے میں واضح کر دیا۔ (کبیر)

ف۳۵ بعد موت زندہ کر کے۔

ف۳۶ اس بات میں کہ ہم بعد مرنے کے زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے کفار مکہ نے یہ سوال کیا تھا کہ قصی بن کلاب کو زندہ کر دو اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو اور یہ ان کی جاہلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لیے وقت معین ہو اس کا اس وقت سے قبل وجود میں آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں ہوتا اور نہ اس کا انکار صحیح ہوتا ہے اگر کوئی شخص کسی نئے جمے ہوئے درخت یا پودے کو کہے کہ اس میں سے اب پھل نکالو ورنہ ہم نہیں مانیں گے کہ اس درخت سے پھل نکل سکتا ہے تو اس کو جاہل قرار دیا جائے گا اور اس کا انکار محض حمق یا مکابرہ ہوگا ف۳۷ یعنی کفار مکہ زور و قوت میں۔

تُبَّعٍ ؕ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۛ اَهْلَكْنٰهُمْ ۫ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا

قوم ف۳۸ اور جو ان سے پہلے تھے ف۳۹ ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ف۴۰ بیشک وہ مجرم لوگ تھے ف۴۱ اور ہم

خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا

نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر ف۴۲ ہم نے انہیں نہ بنایا مگر

بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ

حق کے ساتھ ف۴۳ لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں ف۴۴ بے شک فیصلہ کا دن ف۴۵ ان سب کی میعاد

اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۰﴾ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْـًٔا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا ف۴۶ اور نہ ان کی مدد ہوگی ف۴۷

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾

مگر جس پر اللہ رحم کرے ف۴۸ بے شک وہی عزت والا مہربان ہے بیشک تھوہڑ کا پیڑ ف۴۹

طَعَامُ الْاَثِیْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ﴿۴۶﴾

گناہگاروں کی خوراک ہے ف۵۰ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہے جیسا کھولتا پانی جوش

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ

مارے ف۵۱ اسے پکڑو ف۵۲ ٹھیک بھڑکتی آگ کی طرف بزور گھسیٹتے لے جاؤ۔ پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا

عَذَابِ الْحَمِیْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا

عذاب ڈالو ف۵۳ چکھو ف۵۴ ہاں ہاں تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے ف۵۵ بیشک یہ ہے وہ ف۵۶

كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ﴿۵۱﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ

جس میں تم شبہہ کرتے تھے ف۵۷ بے شک ڈر والے امان کی جگہ میں ہیں ف۵۸ باغوں اور

عُیُوْنٍ ﴿۵۲﴾ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ

چشموں میں پہنیں گے کریب اور قنادیز ف۵۹ آمنے سامنے ف۶۰ یونہی ہے

وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۵۴﴾ یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾

اور ہم نے انہیں بیاہ دیا نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والیوں سے اس میں ہر قسم کا میوہ مانگیں گے ف۶۱ امن سے ف۶۲

ف۳۸ تبع حمیری بادشاہ یمن صاحب ایمان تھے اور ان کی قوم کافر تھی جو نہایت قوی زور آور اور کثیر التعداد تھی ف۳۹ کافر امتوں میں سے ف۴۰ ان کے کفر کے باعث ف۴۱ کافر منکر بعث

ف۴۲ اگر مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و ثواب نہ ہو تو خلق کی پیدائش محض فنا کے لیے ہوگی اور یہ عبث و لعب ہے تو اس دلیل سے ثابت ہوا کہ اس دنیوی زندگی کے بعد اخروی زندگی ضرور ہے جس میں حساب و جزا ہو۔

ف۴۳ کہ طاعت پر ثواب دیں اور معصیت پر عذاب کریں۔

ف۴۴ کہ پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے اور حکیم کا فعل عبث نہیں ہوتا۔

ف۴۵ یعنی روز قیامت جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا۔

ف۴۶ اور قرابت و محبت نفع نہ دے گی۔

ف۴۷ یعنی کافروں کی۔

ف۴۸ یعنی سوائے مومنین کے کہ وہ باذن الٰہی ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے (جمل)

ف۴۹ تھوہڑ ایک خبیث نہایت کڑوا درخت ہے جو اہل جہنم کی خوراک ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک قطرہ اس تھوہڑ کا دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہل دنیا کی زندگانی خراب ہو جائے۔

ف۵۰ ابوجہل کی اور اس کے ساتھیوں کی جو بڑے گنہگار ہیں

ف۵۱ جہنم کے فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ۔

ف۵۲ یعنی گناہگار کو۔

ف۵۳ اور اس وقت دوزخی سے کہا جائے گا کہ۔

ف۵۴ اس عذاب کو۔

ف۵۵ ملائکہ یہ کلمہ اہانت اور تذلیل کے لیے کہیں گے کیونکہ ابوجہل کہا کرتا تھا کہ بطحا میں میں بڑا عزت والا کرم والا ہوں اس کو عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائے گا اور کفار سے یہ بھی کہا جائے گا کہ

ف۵۶ عذاب جو تم دیکھتے ہو۔

ف۵۷ اور اس پر ایمان نہیں لاتے تھے اس کے بعد پرہیزگاروں کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔

ف۵۸ جہاں کوئی خوف نہیں۔

ف۵۹ یعنی ریشم کے باریک و دبیز لباس۔

ف۶۰ کہ کسی کی پشت کسی کی طرف نہ ہو۔

ف۶۱ یعنی جنت میں اپنے جنتی خادموں کو میوے حاضر کرنے کا حکم دیں گے۔

ف۶۲ کہ کسی کا اندیشہ ہی نہ ہوگا نہ میوے کے کم ہونے کا نہ ختم ہو جانے کا نہ ضرر کرنے کا نہ اور کوئی۔

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۚ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾

اس میں پہلی موت کے سوا ف۶۳ پھر موت نہ چکھیں گے اور اللہ نے انھیں آگ کے عذاب سے بچا لیا ف۶۴

فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ

تمہارے رب کے فضل سے یہی بڑی کامیابی ہے تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں ف۶۵

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾ ع

آسان کیا کہ وہ سمجھیں ف۶۶ تو تم انتظار کرو ف۶۷ وہ بھی کسی کے انتظار میں ہیں ف۶۸

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ جاثیہ مکی ہے اس میں ۳۷ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ

کتاب کا اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بیشک آسمانوں اور

وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ

زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے ف۲ اور تمہاری پیدائش میں ف۳ اور جو جو جانور وہ پھیلاتا

آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ

ہے ان میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لیے اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں ف۴ اور اس میں کہ اللہ نے

مِنَ السَّمَاءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ

آسمان سے روزی کا سبب مینہ اتارا تو اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کیا اور ہواؤں کی گردش

الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٥﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ

میں ف۵ نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم تم پر حق کے ساتھ پڑھتے

بِالْحَقِّ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ

ہیں پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے خرابی ہے ہر بڑے

أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ

بہتان ہائے گنہگار کیلئے ف۶ اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر ہٹ پر جما ہے ف۷ غرور کرتا ہوا گویا

ف۶۳ جو دنیا میں ہو چکی۔
ف۶۴ اس سے نجات عطا فرمائی۔
ف۶۵ یعنی عربی میں۔
ف۶۶ اور نصیحت قبول کریں اور ایمان لائیں لیکن لائیں گے نہیں۔
ف۶۷ ان کے ہلاک و عذاب کا۔
ف۶۸ تمہاری موت کے (قیل ہذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ السیف)

ف۱ یہ سورۂ جاثیہ ہے اس کا نام سورۂ شریعہ بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے سوائے آیت قل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا کے اس سورت میں چار رکوع سینتیس آیتیں چار سو اٹھاسی کلمے دو ہزار ایک سو کیانوے حرف ہیں۔ ع ۳ ۷ ۱۶

ف۲ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی۔

ف۳ یعنی تمہاری پیدائش میں بھی اس کی قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں کہ نطفہ کو خون بناتا ہے خون کو بستہ کرتا ہے خون بستہ کو گوشت پارہ یہاں تک کہ پورا انسان بنا دیتا ہے

ف۴ کہ کبھی گھٹتے ہیں کبھی بڑھتے ہیں اور ایک جاتا ہے دوسرا آتا ہے۔

ف۵ کہ کبھی گرم چلتی ہے کبھی سرد کبھی جنوبی کبھی شمالی کبھی شرقی کبھی غربی۔

ف۶ یعنی نضر بن حارث کے لیے شانِ نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو عجم کے قصے کہانیاں سنا کر لوگوں کو قرآن پاک سننے سے روکتا تھا اور آیت ہر ایسے شخص کے لیے عام ہے جو دین کو ضرر پہنچائے اور ایمان لانے اور قرآن سننے سے تکبر کرے۔

ف۷ یعنی اپنے کفر پر۔

ف۸ ایمان لانے سے۔

يَسْمَعُ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٨﴾ وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا ۙ اتَّخَذَهَا

انھیں سنا ہی نہیں تو اسے خوشخبری سنا دردناک عذاب کی اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی پر اطلاع پائے اس کی ہنسی

هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩﴾ مِّن وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا

بناتا ہے ان کے لیے خواری کا عذاب ان کے پیچھے جہنم ہے ۹ اور انھیں

يُغْنِي عَنْهُم مَّا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۚ

کچھ کام نہ دے گا ان کا کمایا ہوا ف۱ اور نہ وہ جو اللہ کے سوا حمایتی ٹھہرا رکھے تھے ۱۱ اور ان کے

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠﴾ هَٰذَا هُدًى ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ

لیے بڑا عذاب ہے یہ ۱۲ راہ دکھانا ہے اور جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا ان کے

عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ﴿١١﴾ ع اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ

لیے دردناک عذاب ہیں سخت تر عذاب ہے اللہ ہے جس نے تمہارے بس میں دریا کر دیا کہ اس میں اس کے حکم سے کشتیاں

فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُم

چلیں اور اس لیے کہ اس کا فضل تلاش کرو ۱۳ اور اس لیے کہ حق مانو ۱۴ اور تمہارے لیے

مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں ۱۵ اور جو کچھ زمین میں ۱۶ اپنے حکم سے بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٣﴾ قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ

سوچنے والوں کے لیے ایمان والوں سے فرماؤ درگزر کریں ان سے جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے ۱۷

أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

تاکہ اللہ ایک قوم کو اس کی کمائی کا بدلہ دے ۱۸ جو بھلا کام کرے تو اپنے

فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ

لیے اور برا کرے تو اپنے برے کو ۱۹ پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے ۲۰ اور بیشک ہم نے

آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ

بنی اسرائیل کو کتاب ۲۱ اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی ۲۲ اور ہم نے انھیں ستھری روزیاں

ف۹ یعنی بعد موت ان کا انجام کار اور مآل دوزخ ہے ف۱۰ مال جس پر وہ بہت نازاں ہیں ف۱۱ یعنی بت جن کو پوجا کرتے تھے ف۱۲ قرآن شریف ف۱۳ بحری سفروں سے اور تجارتوں سے اور غواصی کرنے اور موتی وغیرہ نکالنے سے۔

ف۱۴ اس کے نعمت و کرم اور فضل و احسان کا۔

ف۱۵ سورج چاند ستارے وغیرہ۔

ف۱۶ چوپائے درخت نہریں وغیرہ۔

ف۱۷ جو دن کہ اس نے مومنین کی مدد کے لیے مقرر فرمائے یا اللہ تعالیٰ کے دنوں سے وہ وقائع مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کو گرفتار کرتا ہے بہرحال اُن امید نہ رکھنے والوں سے مراد کفار ہیں اور معنی یہ ہیں کہ کفار سے جو ایذا پہنچے اور ان کے کلمات جو تکلیف پہنچائیں مسلمان ان سے درگزر کریں منازعت نہ کریں (وقیل ان الآیۃ منسوخۃ بآیۃ القتال)۔ شانِ نزول اس آیت کی شانِ نزول میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ غزوۂ بنی مصطلق میں مسلمان بیر مریسیع پر اُترے یہ ایک کنواں تھا عبداللہ بن ابی منافق نے اپنے غلام کو پانی کے لیے بھیجا وہ دیر میں آیا تو اس سے سبب دریافت کیا اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنویں کے کنارے پر بیٹھے تھے جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشکیں نہ بھر گئیں اس وقت تک انھوں نے کسی کو پانی بھرنے نہ دیا یہ سُن کر اس بدبخت نے ان حضرات کی شان میں گستاخانہ کلمے کہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ تلوار لے کر تیار ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی۔ مقاتل کا قول ہے کہ قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص نے مکہ مکرمہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گالی دی تو آپ نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب آیت مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا نازل ہوئی تو فنحاص یہودی نے کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا رب محتاج ہو گیا (معاذ اللہ تعالیٰ) اس کو سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار کھینچی اور اس کی تلاش میں نکلے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی بھیج کر انھیں واپس بلوالیا۔

ف۱۸ یعنی ان کے اعمال کا۔

ف۱۹ نیکی اور بدی کا ثواب اور عذاب اس کے کرنے والے پر ہے۔

ف۲۰ وہ نیکوں اور بدوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا ف۲۱ یعنی توریت ف۲۲ ان میں بکثرت انبیاء پیدا کر کے۔

الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ

دیں ف۲۳ اور انھیں ان کے زمانہ والوں پر فضیلت بخشی اور ہم نے انھیں اس کام کی ف۲۴ روشن

فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ

دلیلیں دیں تو انھوں نے اختلاف نہ کیا ف۲۵ مگر بعد اس کے کہ علم اُن کے پاس آچکا ف۲۶ آپس کے حسد سے ف۲۷ بیشک

يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ

تمھارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں اختلاف کرتے ہیں پھر ہم نے اس کام

عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

کے ف۲۸ عمدہ راستہ پر تمھیں کیا ف۲۹ تو اسی راہ پر چلو اور نادانوں کی خواہشوں کا ساتھ نہ دو ف۳۰

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ

بے شک وہ اللہ کے مقابل تمھیں کچھ کام نہ دیں گے اور بے شک ظالم ایک دوسرے کے دوست

اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى

ہیں ف۳۱ اور ڈر والوں کا دوست اللہ ف۳۲ یہ لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہے ف۳۳ اور

وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ

ایمان والوں کے لیے ہدایت و رحمت کیا جنھوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا ف۳۴ یہ سمجھتے

نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَاۗءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ

ہیں کہ ہم انھیں ان جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ان کی زندگی اور موت برابر ہو

سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ

جائے ف۳۵ کیا ہی بُرا حکم لگاتے ہیں ف۳۶ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ بنایا ف۳۷ اور

لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ

اس لیے کہ ہر جان اپنے کیے کا بدلہ پائے ف۳۸ اور اُن پر ظلم نہ ہوگا بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی

اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰي عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰي سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ

خواہش کو اپنا خدا ٹھہرالیا ف۳۹ اور اللہ نے اُسے باوصف علم کے گمراہ کیا ف۴۰ اور اسکے کان اور دل پر مہر لگا

ف۲۳ حلال کشائش کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے اموال و دیار کا مالک کرکے اور من و سلویٰ نازل فرما کر ف۲۴ یعنی امر دین اور بیان حلال و حرام اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی ف۲۵ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت میں ف۲۶ اور علم زوال اختلاف کا سبب ہوتا ہے اور یہاں ان لوگوں کے لیے اختلاف کا سبب ہوا اس کا باعث یہ ہے کہ علم ان کا مقصود نہ تھا بلکہ مقصود ان کا جاہ و ریاست کی طلب تھی اسی لیے انھوں نے اختلاف کیا ف۲۷ کہ انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کے بعد اپنے جاہ و ریاست کے اندیشہ سے آپ کے ساتھ حسد اور دشمنی کی اور کافر ہو گئے۔

ف۲۸ یعنی دین کے۔

ف۲۹ اے حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۳۰ یعنی روسائے قریش کی جو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں

ف۳۱ صرف دُنیا میں اور آخرت میں ان کا کوئی دوست نہیں

ف۳۲ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ڈر والوں سے مراد مومنین ہیں اور آگے قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔

ف۳۳ کہ اس سے انھیں امور دین میں بینائی حاصل ہوتی ہے۔

ف۳۴ کفر و معاصی کا۔

ف۳۵ یعنی ایمان داروں اور کافروں کی موت و حیات برابر ہو جائے ایسا ہرگز نہیں ہوگا، کیونکہ ایماندار زندگی میں طاعت پر قائم رہے اور کافر بدیوں میں ڈوبے رہے تو ان دونوں کی زندگی برابر نہ ہوئی ایسے ہی موت بھی یکساں نہیں کہ مومن کی موت بشارت و رحمت و کرامت پر ہوتی ہے اور کافر کی رحمت سے مایوسی اور ندامت پر شان نزول مشرکین مکہ کی ایک جماعت نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر تمھاری بات حق ہو اور مرنے کے بعد اٹھنا ہو تو بھی ہم ہی افضل رہیں گے جیسا کہ دنیا میں ہم تم سے بہتر رہے ان کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۳۶ مخالف سرکش مخلص فرمانبردار کے برابر کیسے ہو سکتا ہے، مومنین جنات عالیات میں عزت و کرامت اور عیش و راحت پائیں گے اور کفار اسفل السافلین میں ذلت و اہانت کے ساتھ سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

ف۳۷ کہ اس کی قدرت و وحدانیت کی دلیل ہو۔

ف۳۸ نیک نیکی کا اور بد بدی کا اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس عالم کی پیدائش سے اظہار عدل و رحمت مقصود ہے اور یہ پوری طرح قیامت ہی میں ہو سکتا ہے کہ اہل حق اور اہل باطل میں امتیاز کامل ہو مومن مخلص درجات جنت میں ہوں اور کافر نافرمان درکات جہنم میں۔

ف۳۹ اور اپنی خواہش کا تابع ہو گیا جسے نفس نے چاہا پوجنے لگا مشرکین کا یہی حال تھا کہ وہ پتھر اور سونے اور چاندی وغیرہ کو پوجتے تھے۔ جب کوئی چیز انھیں پہلی چیز سے اچھی معلوم ہوتی تھی تو پہلی کو توڑ دیتے پھینک دیتے اور دوسری کو پوجنے لگتے ف۴۰ کہ اس گمراہ نے حق کو جان پہچان کر بے راہی اختیار کی مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے انجام کار اور اس کے شقی ہونے کو جانتے ہوئے اُسے گمراہ کیا یعنی اللہ تعالیٰ پہلے سے جانتا تھا کہ یہ اپنے اختیار سے راہِ حق سے منحرف ہوگا اور گمراہی اختیار کرے گا۔

وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا
دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا ف۴۱ تو اللہ کے بعد اُسے کون راہ دکھائے تو کیا تم دھیان نہیں
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا
کرتے اور بولے ف۴۲ وہ تو نہیں مگر یہی ہماری دنیا کی زندگی ف۴۳ مرتے ہیں اور جیتے ہیں ف۴۴
اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا
اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ ف۴۵ اور انھیں اس کا علم نہیں ف۴۶ وہ تو نرے گمان دوڑاتے ہیں ف۴۷ اور جب
تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَاۤ
ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں ف۴۸ تو بس اُن کی حجت یہی ہوتی ہے کہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادا کو
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ
لے آؤ ف۴۹ اگر تم سچے ہو ف۵۰ تم فرماؤ اللہ تمھیں جلاتا ہے ف۵۱ پھر تم کو ماریگا ف۵۲ پھر تم سب
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع
کو اکٹھا کرے گا ف۵۳ قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں لیکن بہت آدمی نہیں جانتے ف۵۴
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ
اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جس دن قیامت قائم ہوگی باطل والوں کی
الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى
اس دن ہار ہے ف۵۵ اور تم ہر گروہ ف۵۶ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال
كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ
کی طرف بلایا جائے گا ف۵۷ آج تمھیں تمھارے کیے کا بدلہ دیا جائیگا ہمارا یہ نوشتہ تم پر حق بولتا
عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا
ہے ہم لکھتے رہے تھے ف۵۸ جو تم نے کیا تو وہ جو
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ
ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کا رب انھیں اپنی رحمت میں لے گا ف۵۹

ف۴۱ تو اس نے ہدایت و موعظت کو نہ سنا اور نہ سمجھا اور راہِ حق کو نہ دیکھا۔

ف۴۲ منکرین بعث

ف۴۳ یعنی اس زندگی کے علاوہ اور کوئی زندگی نہیں۔

ف۴۴ یعنی بعضے مرتے ہیں اور بعضے پیدا ہوتے ہیں۔

ف۴۵ یعنی روز و شب کا دورہ وہ اسی کو موثر اعتقاد کرتے تھے اور ملک الموت کا اور بحکم الٰہی روحیں قبض کیے جانے کا انکار کرتے تھے اور ہر ایک حادثہ کو دہر اور زمانہ کی طرف منسوب کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۴۶ یعنی وہ یہ بات بے علمی سے کہتے ہیں۔

ف۴۷ خلاف واقع مسئلہ حوادث کو زمانہ کی طرف نسبت کرنا اور ناگوار حوادث رونما ہونے سے زمانہ کو بُرا کہنا ممنوع ہے احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

ف۴۸ یعنی قرآن پاک کی آیتیں جن میں اللہ تعالیٰ کے بعث بعد الموت پر قادر ہونے کی دلیلیں مذکور ہیں۔

ع ۳ ۵ ۱۹ جب کفار ان کے جواب سے عاجز ہوتے ہیں۔

ف۴۹ زندہ کرکے۔

ف۵۰ اس بات میں کہ مُردے زندہ کرکے اُٹھائے جائیں گے

ف۵۱ دُنیا میں بعد اس کے کہ تم بے جان نطفہ تھے۔

ف۵۲ تمھاری عمریں پوری ہونے کے وقت۔

ف۵۳ زندہ کرکے تو جو پروردگار ایسی قدرت والا ہے وہ تمھارے باپ دادا کے زندہ کرنے پر بھی بالیقین قادر ہے وہ سب کو زندہ کرے گا۔

ف۵۴ اس کو کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے اور ان کا نہ جاننا دلائل کی طرف ملتفت نہ ہونے اور غور نہ کرنے کے باعث ہے۔

ف۵۵ یعنی اس دن کافروں کا ٹوٹے میں ہونا ظاہر ہوگا۔

ف۵۶ یعنی ہر دین والے۔

ف۵۷ اور فرمایا جائے گا۔

ف۵۸ یعنی ہم نے فرشتوں کو تمھارے عمل لکھنے کا حکم دیا تھا۔

ف۵۹ جنت میں داخل فرمائے گا۔

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ

یہی کھلی کامیابی ہے اور جو کافر ہوئے ان سے فرمایا جائے گا کیا نہ تھا کہ

تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ

میری آیتیں تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم تکبر کرتے تھے ف۶۰ اور تم مجرم لوگ تھے اور جب کہا جاتا

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا

بیشک اللہ کا وعدہ ف۶۱ سچا ہے اور قیامت میں شک نہیں ف۶۲ تم کہتے ہم نہیں جانتے قیامت کیا

السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ

چیز ہے ہمیں تو یونہی کچھ گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں ف۶۳ یقین نہیں اور ان پر کھل گئیں

سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ

ف۶۴ ان کے کاموں کی برائیاں ف۶۵ اور انہیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے اور

قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ

فرمایا جائیگا آج ہم تمہیں چھوڑ دیں گے ف۶۶ جیسے تم اپنے اس دن کے ملنے کو بھولے ہوئے تھے ف۶۷

النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ

اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی مدد گار نہیں ف۶۸ یہ اس لیے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا ٹھٹھا بنایا

اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ

اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا ف۶۹ تو آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں

مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

اور نہ ان سے کوئی منانا چاہے ف۷۰ تو اللہ ہی کے لیے سب خوبیاں ہیں آسمانوں کا

رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ

رب اور زمین کا رب اور سارے جہان کا رب اور اسی کے لیے بڑائی ہے آسمانوں

وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ ع ۴

اور زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے

ف۶۰ اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے۔
ف۶۱ مردوں کو زندہ کرنے کا۔
ف۶۲ وہ ضرور آئے گی تو۔
ف۶۳ قیامت آنے کا۔
ف۶۴ یعنی کفار پر آخرت میں۔
ف۶۵ جو انھوں نے دنیا میں کیے تھے اور ان کی سزائیں۔
ف۶۶ عذاب دوزخ میں۔
ف۶۷ کہ ایمان و طاعت چھوڑ بیٹھے۔
ف۶۸ جو تمہیں اس عذاب سے بچا سکے۔
ف۶۹ کہ تم اس کے مفتون ہو گئے اور تم نے بعث و حساب کا انکار کر دیا۔
ف۷۰ یعنی اب ان سے یہ بھی مطلوب نہیں کہ وہ توبہ کر کے اور ایمان و طاعت اختیار کر کے اپنے رب کو راضی کریں کیونکہ اس روز کوئی عذر اور توبہ قبول نہیں۔

ع ۴